SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 319 Friday 15th November 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر۷،شمارہ نمبر۳۱۹مورخہ،۱۵/نومبر ۲۰۲۴ء،بروز جمعہ،۱۲/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲/روپے،صفحات:۴

سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے خلاف وارنٹ جاری

ممبئی: ممبئی کی ایک خصوصی عدالت نے 2008 کے مالیگاؤں دھماکہ کیس میں بی جے پی کی سابق رکن پارلیمنٹ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے خلاف ایک تازہ وارنٹ جاری کیا ہے۔ خصوصی عدالت نے یہ وارنٹ اس لیے جاری کیا ہے کیونکہ پرگیہ سنگھ ٹھاکر سماعت کے دوران موجود نہیں تھیں۔ پرگیہ سنگھ ٹھاکر مالیگاؤں دھماکہ کیس کی ملزمہ ہیں۔ خصوصی عدالت نے یہ کارروائی پہلے کے احکامات کے باوجود عدالت سے بار بار غیر حاضری کے باعث کی ہے۔ عدالتی حکم کے بعد بھی ٹھاکر سماعت کے دوران موجود نہیں تھے۔خصوصی جج اے کے لاہوتی نے پایا کہ ٹھاکر ہدایات کے مطابق عدالت میں حاضر نہیں ہوئے۔جج لاہوتی نے اپنے وکیل کے ذریعہ دیے گئے نئے پتے کی بنیاد پر ملزم نمبر ایک (پرگیہ ٹھاکر) کے خلاف 10,000 روپے کا نیا قابل ضمانت وارنٹ جاری کرنے کا کہا۔اس سال یہ دوسرا موقع ہے جب ٹھاکر کے خلاف ان کی غیر حاضری پر قابل ضمانت وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔اسی طرح کا وارنٹ مارچ 2024 میں جاری کیا گیا تھا،لیکن بعد میں ٹھاکر کے عدالت میں پیش ہونے کے بعد اس پر روک لگادی گئی۔29 ستمبر 2008 کو ممبئی سے 200 کلومیٹر دور مالیگاؤں قصبے میں ایک مسجد کے قریب دھماکے میں چھ افراد ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے تھے۔دھماکے کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں بی جے پی لیڈر پرگیہ ٹھاکر، لیفٹیننٹ کرنل پرساد پروہت اور پانچ دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔اس واقعے کے بعد مہاراشٹر کے انسداد دہشت گردی اسکواڈ نے اس کیس کی تحقیقات کی لیکن بعد میں 2011 میں یہ کیس نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) کے حوالے کردیا گیا۔

اُدھوٹھاکرے مہاراشٹر کے صنعتی پروجیکٹوں کی گجرات منتقلی پر حملہ آور

مہاراشٹر اسمبلی الیکشن کیلئے انتخابی مہم ہر گزرتے دن کے ساتھ شدید تر ہوتی جارہی ہے۔ ایک طرف جہاں بی جے پی کی قیادت والا اتحاد ''مہایوتی'' کے زیادہ تر لیڈر فرقہ وارانہ منافرت کا کارڈ کھیل کر الیکشن جیتنے کی کوشش کررہے ہیں وہیں دوسری جانب مہاوکاس اگھاڑی کے لیڈروں کی جانب سے مسلسل کوشش ہورہی ہے کہ الیکشن کو ریاست کے مسائل پر مرکوز رکھا جائے۔ بدھ کو شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ اُدھوٹھاکرے نے مہاراشٹر کی صنعتوں کو گجرات منتقل کرنے کا معاملہ شدت سے اٹھایا۔ساتھ ہی انہوں نے مہاراشٹر کے عوام کو یاد دلایا کہ کس طرح بی جے پی کی بدعنوانی کی وجہ سے سندھودُرگ کے مالون قلعہ پر لگایا گیا شیواجی مہاراج کا مجسمہ ذراسی ہوا سے گر گیا اور ریاست کی شان سمجھے جانے والے چھترپتی کی توہین ہوئی۔ انہوں نے عوام کو للکارتے ہوئے کہا کہ وہ اسمبلی الیکشن میں بی جے پی اور اس کی اتحادی پارٹیوں کو مسترد کر کے چھترپتی اس توہین کا بدلہ لیں۔اس سے قبل کنکاؤلی میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے اُدھوٹھاکرے نے امیت شاہ کو آڑے ہاتھوں لیا۔ مہاراشٹر کی صنعتوں کو گجرات منتقل کئے جانے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اُدھوٹھاکرے نے امیت شاہ کو پوری شدت سے آڑے ہاتھوں لیا۔ مرکزی وزیر داخلہ کے اس الزام پر کہ وزیراعلیٰ کے عہدہ پر رہتے ہوئے انہوں نے ترقیاتی پروجیکٹس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں، اُدھوٹھاکرے نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے سوال کیا کہ ''ان کی نظر میں ترقی کے معنی کیا ہیں۔''

یوپی پی ایس سی امیدواروں کا احتجاج شدید

اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے پریلیم امتحان دو مختلف تاریخوں میں کرانے کے فیصلے کے خلاف کمیشن کے ہیڈکوارٹرس کے سامنے امیدوار طلبہ کا مظاہرہ بدھ کو تیسرے دن بھی جاری رہا۔ طلباء دو رات اور تین دن سے پبلک سروس کمیشن کے صدر دفتر کے سامنے سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔واضح رہے کہ یوپی پی ایس سی نے ریویو آفیسر اور اسسٹنٹ ریویو آفیسر (آر او-اے آر او) اور پروونشیل سول سروس (پی سی ایس) کے پریلیم امتحانات دو الگ الگ دنوں اور دو الگ الگ اوقات میں کرانے کا گزشتہ دنوں اعلان کیا تھا۔امیدواروں کا مطالبہ ہے کہ امتحانات ایک ہی دن اور ایک ہی شفٹ میں کرائے جائیں تاکہ کنفیوژن نہ ہو اور شفافیت بھی برقرار رہے۔ بدھ کو تیسرے دن مختلف اضلاع سے احتجاج کے مقام پر پہنچنے والے امیدواروں نے شمعیں روشن کر کے صدائے احتجاج بلند کی۔ بڑی تعداد میں امیدوار طالبات کھلے آسمان کے نیچے رات میں بھی ٹھہر رہی ہیں جبکہ کئی طالبات رات میں گھر واپس جا کر، صبح دوبارہ احتجاج کے مقام پر پہنچ رہی ہیں۔امیدواروں نے یوپی پبلک سروس کمیشن کے گیٹ نمبر ۲ پر غیر معینہ مدت کی ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کمیشن یہ فیصلہ واپس نہیں لے لیتا۔کمیشن کے اس فیصلے کے خلاف دارالحکومت دہلی اور پریاگ راج (الہ آباد) میں طلبہ احتجاج کررہے ہیں۔امیدواروں کا کہنا ہے کہ 'نارملائزیشن' کا راج لانے سے کچھ امیدواروں کو فائدہ ہوگا اور کچھ کو نقصان ہوگا۔واضح رہے کہ 'نارملائزیشن' ایک پورا طریق کار ہے جس کے تحت مختلف شفٹوں میں ہونے والے امتحانات میں طلبہ کو ملنے والے مارکس کو اوسط پر لایا جاتا ہے تاکہ ایک شفٹ کے طلبہ کو اگر آسان اور دوسری شفٹ کے طلبہ کو مشکل پیپر مل گیا تو دونوں شفٹوں کے طلبہ کے نمبروں کو اوسط کیا جائے۔طلباء کا موقف ہے کہ دو شفٹوں میں پیپر ہونے کی وجہ سے ایک شفٹ میں آسان اور ایک شفٹ میں مشکل سوالات ہوسکتے ہیں،

2050 تک اسلام دنیا کا سب سے زیادہ پیروی کرنے والا مذہب بن جائے گا' ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی میں بھی ہوگا اضافہ۔ریسرچ رپورٹ

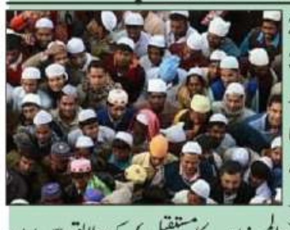

نئی دہلی۔ایک ریسرچ کے مطابق سال 2050 تک ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی 310 ملین سے زیادہ ہوجائے گی اور مسلمان 18 فیصد کے ساتھ دوسری سب سے بڑی آبادی ہوں گے۔'پیو ریسرچ سینٹر' نے مذہب کے تعلق سے تازہ ترین اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ جاری کی ہے۔ پیو ریسرچ سینٹر کے 'دی فیوچر آف ورلڈ ریلیجنس' (عالمی مذاہب کا مستقبل) کے مطابق اس ادارہ نے اپنی تحقیق میں اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ سال 2050 تک اسلام دنیا کا سب سے زیادہ پیروی کرنے والا مذہب بن جائے گا۔حالانکہ پیو کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کا ایک ایسا خطہ بھی ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی میں تقریباً 9 فیصد کی کمی آجائے گی۔جن علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی کم ہوگی ان میں سے ایک ایشیا پیسفک ہے۔یہاں سال 2010 میں مسلمانوں کی آبادی 7.61 فیصد تھی جو سال 2050 تک گھٹ کر 8.52 فیصد تک ہونے کا امکان ہے۔دوسری جانب یوروپ میں بھی سال 2050 تک مسلمانوں کی آبادی میں کمی دیکھی جاسکتی ہے۔سال 2050 میں یوروپ میں مسلم آبادی 7.2 فیصد تک رہنے کی امید ہے جو سال 2010 میں بھی 7.2 فیصد ہی تھی۔پیو ریسرچ کی نئی تحقیق کے مطابق ہندو مذہب 2050 تک آبادی کے لحاظ سے دنیا کا تیسرا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا جبکہ ہندوستان سب سے بڑی مسلم آبادی کے طور پر انڈونیشیا کو پیچھے چھوڑ دے گا۔پیو ریسرچ سینٹر کے 'دی فیوچر آف ورلڈ ریلیجنس' کی تحقیق میں اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ پوری دنیا میں ہندو مذہب کے ماننے والوں کی آبادی 34 فیصد تک بڑھ جائے گی جس کے بعد ہندو مذہب کے پیروکاروں کی کل تعداد 1 بلین سے تھوڑا سا زیادہ تقریبا

ہندوستان کے اصل مالک قبائلی لوگ ہیں،جنہیں اقتدار کا حصہ نہیں مل رہا:راہول گاندھی

ممبئی، 14 نومبر (یو این آئی) کانگریس قائد اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو نندوربار میں انتخابی ریلی میں کہا کہ قبائلی ہندوستان کے اصل مالک ہیں لیکن انہیں حکومت میں ان کا حصہ نہیں مل رہا ہے۔انہیں یہ شرکت آئین کے ذریعے ہی ملے گی۔راہل گاندھی نندوربار میں مہاوکاس اگھاڑی کے امیدواروں کی حمایت میں منعقدہ ایک میٹنگ سے خطاب کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں قبائلی آبادی 8 فیصد ہے تو شرکت بھی 8 فیصد ہونی چاہئے۔ جب مرکزی حکومت 100 روپے خرچ کرتی ہے تو قبائلیوں کے لیے صرف 10 پیسے مختص کیے جاتے ہیں۔حکومت پر حملہ کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ حکومت کے لوگ تمام قبائلیوں کو جنگل میں رہنے والے کہتے ہیں، وہ آپ کا حق چھین رہے ہیں۔آپ کی زمین، پانی اور جنگلات چھین کر ارب پتیوں کو دیے جارہے ہیں۔قبائلی لوگ ہندوستان کے اصل مالک ہیں۔اس کو تبدیل کرنے کا واحد طریقہ ذات پات کی مردم شماری ہے۔اس سے پتہ چلے گا کہ حکومت میں ان کی کتنی آبادی ہے اور کتنی شرکت ہو رہی ہے۔راہل گاندھی نے کہا کہ ان کی حکومت کے اقتدار میں آتے ہی ذات پات کی مردم شماری شروع کی جائے گی۔اس کے ساتھ ہی ریزرویشن کی حد 50 فیصد تک بڑھ جائے گی۔راہل گاندھی نے کہا کہ مہاراشٹر میں بہت سی صنعتیں پڑوسی ریاستوں میں منتقل ہوگئی ہیں، جس کی وجہ سے ریاست میں بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔راہل گاندھی نے کہا کہ اگر ان کی حکومت اقتدار میں آتی ہے تو کسی دوسری ریاست کی صنعتوں کو کسی دوسری ریاست میں نہیں بھیجا جائے گا۔راہل گاندھی نے میٹنگ میں مہاوکاس اگھاڑی کے وعدوں کو ایک بار پھر دہرایا۔

'بلڈوزر راج' کیخلاف سپریم کورٹ کا سخت فیصلہ

'بلڈوزر راج' سے پریشان ملک کے عوام کو اُس وقت بڑی راحت ملی جب بدھ کو سپریم کورٹ نے اسے غیر قانونی عمل قرار دیتے ہوئے ایسا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی بات کہی۔سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ سرکاری افسران، جج نہیں بن سکتے۔ عدالت عظمٰی نے ملک گیر رہنما خطوط جاری کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی جرم کے مجرم یا ملزم کی جائیداد کو مناسب قانونی عمل کی پیروی کئے بغیر توڑ پھوڑ کرنے والے افسر کو سزا دی جائے گی۔

''بٹوگے تو کٹوگے۔''نعرہ کو پنکجہ منڈے نے بھی دھتکارا

بیڑ (نامہ نگار) بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے یوگی اور شاہ کی جانب سے مہاراشٹر میں ایک زہریلا نعرہ کٹوگے تو بٹوگے پروسا جارہا ہے تاکہ ہندوؤں میں اتحاد پیدا کر کے نفرت کی سیاست کو ہوا دی جاسکے لیکن رکن ودھان پریشد پنکجہ منڈے نے اس نعرہ کے تعلق سے بیزارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ الیکشن کی تشہیر میں ترقیاتی کاموں کا ذکر کرنا پسند کرتی ہے اور انہیں ذات پات کی سیاست کرنا یا کسی مذہب کی توہین کرنا بالکل پسند نہیں نہ ہی وہ مہاراشٹر میں اس قسم کے نعروں کو پسند کرتی ہیں چاہے پھر وہ کسی پارٹی کی جانب سے لگایا جارہا ہو اس طرح کا بیان پنکجہ منڈے نے مراٹھی ٹی وی کو دیا واضح ہو کہ اس سے قبل سابق وزیر نواب ملک نے اس نعرہ کی مذمت کی تھی اس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے بھی اس نعرہ کی مخالفت کی تھی اب بی بے پی کی اہم قائد پنکجہ منڈے کی جانب سے ان کے پارٹی کے بڑے لیڈران کو لتاڑنے جانے پر شائد بی جے پی کارکنان بھی اس زہریلے پروپیگنڈہ پر خاموش رہینگے۔

مولانا سجاد نعمانی کی حمایت سے سندیپ شرساگر کی کامیابی یقینی:خورشید عالم

بیڑ (نامہ نگار) مولانا سجاد نعمانی اور ان کے رفقاء نے ریاستی چناؤ میں سیکولر اقدار پر اترنے والے امیدواروں کے نام کا اعلان کیا اور انہیں کامیاب کرنے کی اپیل کی ہے جن میں بیڑ کے شرد پوار راشٹروادی کانگریس کے امیدوار سندیپ شرساگر بھی ہے لہذا تمام برادران و خصوصی طور پر مولانا سجاد نعمانی سے محبت اور ان کا اکرام کرنے والے مسلمان سندیپ شرساگر کو ووٹ دے کر کامیاب کریں اس طرح کی اپیل سابق رکن بلدیہ و بے لوث سماجی خدمت گار خورشید عالم نے کی ہے خورشید عالم کے مطابق مولانا محترم سجاد نعمانی ملک کی اہم روحانی شخصیت ہیں اور دنیا بھر میں ان کا اکرام ہے لہذا عوام الناس بزرگوں کی رائے اور مشورہ کو سرآنکھوں پر رکھیں نیز اطاعت علماء میں بھی پیش پیش رہے خورشید عالم کے مطابق مولانا محترم کی حمایت کے بعد سندیپ شرساگر کی کامیابی یقینی ہوگئی ہے

عآپ رکن اسمبلی امانت اللہ خان کی ضمانت منظور

دہلی وقف بورڈ منی لانڈرنگ کیس میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دہلی کی راؤس ایونیو کورٹ نے عام آدمی پارٹی (AAP) کے رہنما امانت اللہ خان کو ضمانت دے دی ہے۔ عدالت نے خان اور دیگر کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی طرف سے دائرکردہ اضافی چارج شیٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔راؤس ایونیو کورٹ نے خان کی رہائی کا حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے ضروری منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ مریم صدیقی، جو اس اضافی چارج شیٹ میں شامل تھیں، کے خلاف کوئی شواہد موجود نہیں ہیں، لہذا ان کے خلاف بھی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔یہ کیس اوکھلا علاقے میں 36 کروڑ روپے کی زمین کی مبینہ خریداری سے متعلق ہے۔ای ڈی نے خان اور صدیقی کے خلاف اضافی چارج شیٹ دائر کی تھی، تاہم عدالت نے نوٹ کیا کہ عام آدمی پارٹی کے رہنما کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے متعلقہ حکام سے مناسب منظوری حاصل نہیں کی گئی۔اس کے نتیجے میں عدالت نے خان کی فوری رہائی کا حکم دیا۔اگرچہ عدالت نے کہا کہ خان کے خلاف کافی ثبوت موجود ہیں، لیکن اس نے یہ بھی واضح کیا کہ ضروری منظوری کے بغیر مقدمہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔عدالت نے مزید کہا کہ ایک بار مطلوبہ منظوری حاصل ہوجائے تو پھر چارج شیٹ کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔یاد رہے کہ ای ڈی نے 29 اکتوبر کو عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے اور سابق دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان کے خلاف دہلی وقف بورڈ کیس سے منسلک منی لانڈرنگ کی تحقیقات میں اضافی چارج شیٹ دائر کی تھی۔

بیڑ اسمبلی کی سیاست میں پھر نیا موڑ انیل جگتاپ کو جرانگے کی ٹیم کا تعاون

بیڑ (نامہ نگار) 20 نومبر کو ہونے جارہے مہاراشٹر اسمبلی کے انتخابات میں بیڑ اسمبلی میں پھر نیا موڑ آیا ہے آزاد امیدوار انیل جگتاپ کو جرانگے پاٹل کی بیڑ کی ٹیم کی جانب سے آپنی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔انیل جگتاپ جو چند ہفتوں قبل شندے کی شیوسینا کے ضلع قائد تھے وہ مستعفی ہوچکے ہیں اور اسمبلی میں اپنی قسمت آزمانا چاہتے ہیں جگتاپ کی پہچان ایک سیکولر مراٹھا لیڈر کی رہی ہے اور مسلم سماج میں بھی انہیں مقبولیت حاصل ہے اب جرانگے پاٹل کے قریبی افراد کی جانب سے انہیں کھلا تعاون ملنے پر ان کی طاقت میں اضافہ ہوگیا ہے۔

مولانا سجاد نعمانی کی تائید نے مسلمانان جالنہ میں نئی روح پھونکی

آسمانی اشارے کہہ رہے ہیکہ میں آزاد امیدوار اسمبلی پہنچو:عبدالحفیظ

جالنہ (نامہ نگار) لگاتار تیس سالوں سے باری باری اسمبلی پہنچنے کی ادا زمین والوں کے ساتھ آسمانوں کے مالک کو بھی پسند نہیں آرہی ہے۔۔عوامی استحصال کے اس طویل طوق کو اتار پھینکنے کی کسی بھی کونے سے اتنی منظم کوششیں نہیں کی گئی تھی جتنی اس اسمبلی انتخابات میں ہم نے کی اور عوامی تائید کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سیلاب پہلی مرتبہ متحدہ طاقت کا نتیجہ برآمد کرے گا۔۔آسمانی منشاء واضح طور پر یہ اشارہ دے رہی ہیکہ میں کانگریس کے بجائے بحیثیت آزاد امیدوار منتخب ہوکر مہاراشٹر اسمبلی پہنچو۔۔اس طرح کا پر عزم اظہار جالنہ اسمبلی حلقہ سے آزاد امیدوار عبدالحفیظ نے مولانا سجاد نعمانی کی تائید موصول ہونے پر اپنے صحافتی بیان میں دیا ہے۔۔واضح رہے کہ کل شب مولانا سجاد نعمانی کی تائیدی اعلان میں جالنہ سے آزاد امیدوار عبدالحفیظ کے نام کا اعلان کیا گیا تھا۔تائیدی اعلان کے ساتھ ہی شہریان جالنہ میں جشن کا ماحول دیکھنے کو ملا۔۔اس اعلان پر امیدوار عبدالحفیظ نے اللہ سبحانہ وتعالی کی کبریائی بیان کرتے ہوئے مولانا محترم سجاد نعمانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی ملتی تائید اور خواہش کو شہریان جالنہ حقیقت میں تبدیل کرے گے واضح رہے کہ آزاد امیدوار عبدالحفیظ حلقہ اسمبلی کے مختلف علاقوں میں انکی جانب سے بڑے پیمانے پر تشہیری اجلاس منعقد کئے جارہے ہیں جسکی خبروں نے مخالفین کے خیموں میں بھگدڑ مچا دی ہے وہی امڈتا عوامی سیلاب اس بات کی گواہی دیتا جارہا ہے کہ ان کا ووٹ یقینا جالنہ کی سیاسی تاریخ میں بڑا الٹ پھیر کر کے نئی تاریخ رقم کرے گا۔۔آزاد امیدوار عبدالحفیظ کا سلجھا ہوا لہجہ مخالف امیدواروں کی نیند حرام کرتا جارہا ہے۔۔تو شہر جالنہ کے دونوں علاقوں میں انکی زبردست ریلیاں اور اجلاس منعقد ہورہے ہیں※۔۔جگہ جگہ انکی جیت یقینی بنانے کے لئے عوام بے لوث طریقے سے کام کو انجام دیئے جارہی ہیں۔۔تو آزاد امیدوار عبدالحفیظ بھی تیس سالہ شہری اور دیہی مسائل کو عوام کے سامنے پیش کررہے ہیں اور انکے ووٹوں کے استحصال سے سرکاری مراعات اور حکومت کے مزے لوٹتے رہنے کی یاددہانی کرارہے ہے ساتھ ہی شہری اور دیہی مسائل کے حل کا منظم لائحہ عمل بھی پیش کررہے ہیں۔ آزاد امیدوار عبدالحفیظ دیہی علاقوں کے دورے کامیابی کے ساتھ مکمل کر چکے ہیں جہاں کی بڑی آبادی برادران وطن پر مشتمل ہیں جنھوں نے ان کو اپنے دیہاتوں میں بلا کر اجلاسوں کو منعقد کیا اور گاؤں کے مسائل کے حل کے لئے انکے حق میں ووٹ دینے کا تیقن دلایا۔وہی شہر بھر میں لگاتار اجلاس و کارنر میٹنگز کے ذریعے اپنی کامیابی کی پیش رفت کو جاری رکھا۔۔عبدالحفیظ کی بڑھتی مقبولیت سے کانگریس اور شیوسینا کے خیموں میں سراسیمگی کا ماحول صاف طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔۔وہ مسلمانوں کے متحدہ طاقت اور سیاسی شعور کو دیکھکر حیرت زدہ ہورہے ہیں۔۔جالنہ شہریان کا جنون اور عظیم اتحاد آزاد امیدوار عبدالحفیظ کو اسمبلی پہنچا کر ہی دم لے گا۔۔ایسی امید واضح طور پر دکھائی دے رہی ہے۔

ایچ ایم کنڈر گارٹن اسکول میں یوم اطفال جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

بیڑ (پریس ریلیز) آج ایچ ایم کنڈر گارٹن اسکول میں یوم اطفال کا دن بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا، جس میں بچوں کی معصومیت، تجسس اور خوشی کو خاص طور پر سراہا گیا۔ اس دن کی اہمیت اس لئے بھی ہے کیونکہ 14 نومبر ہندوستان کے پہلے وزیراعظم، پنڈت جواہر لال نہرو کی سالگرہ کا دن ہے، جنہیں چاچا نہرو کے لقب سے جانا جاتا ہے۔نہرو جی کا بچوں کے لیے خاص محبت بھرا رویہ اور ان کے روشن مستقبل کے لیے وژن نے ان کے یوم پیدائش کو پورے بھارت میں یوم اطفال کے طور پر منانے کی روایت کو جنم دیا۔اسکول کی سربراہ محترمہ ماریا نے بچوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مستقبل کے رہنما، موجد اور تبدیلی کے علمبردار بننے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔انہوں نے بچوں کی مسکراہٹ، ہنسی اور کامیابیوں کو سراہا، جو ہر دن کو روشن کرتی ہیں۔محترمہ ماریا نے بچوں کو خود پر یقین رکھنے، دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے اور ہمیشہ نئی چیزوں کو دریافت کرنے کی ترغیب دی۔ان کا کہنا تھا کہ ہر خواب، ہر مقصد اور ہر چیلنج انہیں مزید مضبوط بناتا ہے۔یہ دن نہ صرف بچوں کے لیے بلکہ اساتذہ کے لیے بھی ایک خاص موقع تھا۔اس دن اسکول میں ایک جشن کا ماحول تھا، جس میں تمام اساتذہ اور طلباء مختلف رنگین ملبوسات میں ملبوس ہوکر شریک ہوئے۔سب نے اس دن کا بھرپور لطف اٹھایا، جس سے یہ موقع سب کے لیے یادگار بن گیا۔محترمہ ماریا نے آخر میں بچوں کو ہمارے اسکول کو روشن کرنے والے فرشتے قرار دیتے ہوئے انہیں مزید چمکنے کی ترغیب دی۔یہ جشن ایچ ایم کنڈر گارٹن اسکول کے بچوں کے روشن مستقبل کی ایک دل کو چھو لینے والی یاددہانی بن کر سب کے دلوں میں جاگ گیا۔

مولانا سجاد نعمانی صاحب کے خلاف مجلس اتحاد المسلمین کے فالوورز نے جو طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے وہ افسوسناک اور شرمناک ہے!

سمیع اللہ خان

امتیاز جلیل کی تائید نہ کرنے کی وجہ سے کچھ لوگوں نے تو گالیوں پر ہی بس نہیں کیا بلکہ مولانا کو مارنے پیٹنے کی بھی باتیں کردی ہیں، مجلس کے حامیوں کا یہ رویہ دیکھ کر مجھے تحریکِ پاکستان کے روحِ رواں محمد علی جناح کے فالوورز کی تاریخ یاد آرہی ہے جب کچھ علمائے دین مسلمانوں کو تقسیم سے روکنے کی کوشش کررہے تھے تو جناح کے حامیوں نے وقت کے بزرگ علماء کے خلاف ایسی گھٹیا بدتمیزی اور گندی گستاخیاں کی تھیں کہ زمین تھرّا اٹھی تھی، آج وہی رویہ جو تاریخ کی کتابوں اور عظیم بزرگوں کی زبانی ہم نے جناح کے چاہنے والوں کے متعلق سنا تھا اویسی صاحب کے چاہنے والوں میں بھی مرض کے طور پر جڑ پکڑ رہا ہے! خود میں نے امتیاز جلیل کو ووٹ دینے کی اپیل کی ہے البتہ مولانا نے امتیاز جلیل کو ووٹ دینے کی حمایت نہیں کی اس طرح میری اور مولانا نعمانی کی رائے بھی الگ الگ ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے امتیاز جلیل کے مقابلے میں کسی ہندو کی تائید کی ہے؟ جواب ہے نہیں، مولانا نے امتیاز جلیل کے مقابل کھڑے ایک ایسے امیدوار کی تائید کی ہے جو کل تک مجلس میں ہی تھا، امتیاز جلیل اور عبد الغفار قادری دونوں مسلمان ہیں علمائے کرام اور مسلمان جسے چاہیں گے اپنی حمایت دیں گے، مجلس کے فالوورز علمائے کرام پر لازم نہیں کرسکتے کہ انہیں صرف مجلس سے جڑے مسلمانوں کی تائید کرنی ہوگی ورنہ وہ طوفان بدتمیزی برپا کریں گے، میں سفید کاغذ پر لکھ کر دیتا ہوں کہ اگر مجلس اور اویسی صاحب کے چاہنے والے ایسی ذہنیت بنا چکے ہیں کہ تمام اہل علم و دانش اور ارباب ملت کو ان کے ہی حساب سے چلنا پڑے گا ورنہ ان کی پگڑیاں اچھالی جائیں گی بدتمیزی کی جائے گی گالیاں دی جائیں گی تو مجلس کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی ہے ہم نے پچاسوں تحریر مجلس کی حمایت میں لکھی ہے، پچاسوں دفعہ اویسی صاحب پر لگنے والے الزامات کے خلاف لکھا ہے، لیکن ہم جیسے لوگ بھی ایسے جاہلانہ اور بدمعاشی والے رویے کو زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔ ایم آئی ایم کے حامی یہ کیسے طے کرسکتے ہیں کہ علماء یا دیگر مسلم دانشوران کس کی حمایت کریں گے کس کی نہیں؟ اور مسلمان اگر ایم آئی ایم کے ساتھ مل کر سیاست کرے گا تو ہی وہ مسلم سیاستدان مانا جائے گا یہ کیسی بکواس ہے؟ اور اگر کوئی دوسرے مسلم سیاستدان کی تائید کرے گا تو گالیوں کے ذریعے اس کو اپنی رائے واپس لینے پر مجبور کیا جائے گا ؟الحمدللہ زمینی اور نظریاتی لوگ ایسے سوشل میڈیا ٹرولز کو خاطر میں بھی نہیں لاتے، اس لیے ہم سے تو الجھنے کی غلطی بھی نہ کرنا۔لیکن میں مخلصانہ طور پر اویسی صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ خود اس معاملے کا نوٹس لیں اور امتیاز جلیل کے ساتھ مل کر ایک ویڈیو بیان جاری کریں اور اپنے حامیوں کو صحیح راستہ دکھائیں اور واضح کریں کہ دیگر مسلمانوں کی عزت و آبرو اور علماء و دانشوران کا احترام مجلس کی حمایت کے ساتھ مشروط نہیں ہے اور مجلس کی حمایت کے نام پر مجلس کی حمایت نہ کرنے والے مسلمانوں کو گالیاں دینا ان کی بےعزتی کرنا یہ سب غلط ہے اور جو ایسا کررہے ہیں ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اویسی صاحب خود یہ اقدام کرتے ہیں تو اس طوفان بدتمیزی اور گندے رویے سے ان کا دامن محفوظ رہے گا ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ اویسی صاحب بھی اس رویے کی تشکیل میں شریک ہیں حالانکہ ابھی ہمیں حسن ظن ہے کہ اویسی صاحب یقیناً اس رویے کی مخالفت کریں گے۔ گالیوں، بدتمیزیوں، الزام تراشیوں اور اپنے مخالف مسلمانوں کی بےعزتی کرنے سے کوئی سیاسی قیادت پیدا نہیں ہوگی بلکہ یقین جانیے جتنی تیزی سے آپ مقبول ہوئے ہیں اتنی ہی تیزی سے گمنام ہوجائیں گے جس جماعت اور تحریک کے لوگ اپنے مخالف مسلمانوں کی عزت و آبرو کے درپے ہوجائیں بزرگ علماءِ دین کا وقار قدموں تلے کچلنے تیار ہوجائیں اس کو امت کی مجموعی تائید اور اجتماعی قیادت کبھی نہیں مل سکتی، اپنی جماعت کے چاہنے والوں کے اس آخری درجے جاہلانہ اور بدمعاش رویے کے خلاف اس کے مرکزی لیڈروں کو میدان میں آنا ہوگا اگر وہ خود اپنے ساتھ مخلص اور سنجیدہ ہوں تو۔!

※—※—○—※—※

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

راہل کا ہندوستانی بزنس کے لیے ایک نئی ڈیل

تحریر-----------------------------راہل گاندھی

راہل گاندھی

ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان کی آواز کچل دی تھی۔ یہ آواز کچلی گئی ان کی تجارتی قوت سے نہیں بلکہ اپنے شکنجے سے۔ کمپنی نے ہمارے راجاؤں مہاراجاؤں اور نوابوں کی شراکت داری سے، انھیں رشوت دے کر اور دھمکا کر ہندوستان پر حکومت کی تھی۔ اس نے ہمارے بینکنگ، نوکرشاہی اور اطلاعاتی نیٹورک کو کنٹرول کر لیا تھا۔ یاد رکھیے، ہم نے اپنی ا?زادی کسی دوسرے ملک کے ہاتھوں نہیں گنوائی؛ ہم نے اسے ایک اجارہ دار کارپوریشن کے ہاتھوں کھو دیا جو ہمارے ملک میں استحصالی نظام کو چلاتا تھا۔

کمپنی تجارت یعنی کاروبار کی شرطیں طے کرتی تھی اور مقابلہ آرائی کو ختم کر دیا۔ یہ طے کرنے لگی کہ کون کیا اور کسے فروخت کر سکتا ہے۔ کمپنی نے ہماری کپڑا صنعت اور مینوفیکچرنگ سیکٹر کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ کمپنی کے ذریعہ کسی ریسرچ یا مارکیٹ ڈیولپمنٹ کی شروعات کی گئی ہو۔ مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ کمپنی نے ایک علاقہ میں افیم کی زراعت پر اجارہ داری حاصل کر لی تھی اور دوسرے میں نشہ کرنے والوں کا ایک بندی بازار تیار کر لیا تھا۔ پھر بھی جب کمپنی ہندوستان کو لوٹ رہی تھی، تب اسے برطانیہ میں ایک مثالی کارپوریٹ شہری کی شکل میں ظاہر کیا جا رہا تھا، اور یہ اس کے غیر ملکی شیئر ہولڈرس کو بہت پسند تھا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی 150 سال سے بھی پہلے ختم ہوگئی، پھر بھی اس نے جو خوف پیدا کیا تھا، وہ ا?ج پھر سے دکھائی دینے لگا ہے۔ اجارہ داروں کی ایک نئی نسل نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ نتیجہ کار جہاں ہندوستان میں ہر کسی کے لیے عدم مساوات اور ناانصافی بڑھتی جا رہی ہے، یہ طبقہ بے پناہ دولت جمع کرنے میں لگا ہے۔ ہمارے ادارے اب ہمارے لوگوں کے نہیں رہے، وہ اجارہ داروں کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ ا?ج لاکھوں کاروبار تباہ ہو گئے ہیں، اور ہندوستان اپنے نوجوانوں کے لیے روزگار بنانے میں ناکام ہے۔ مادرِ ہند اپنے سبھی بچوں کی ماں ہے۔ ان کے وسائل اور طاقت پر کچھ چنندہ لوگوں کی اجارہ داری اور بہوجنوں کو نظر انداز کیے جانے سے انھیں گہری چوٹ پہنچی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ہندوستان کے سینکڑوں سب سے باصلاحیت اور معروف تاجران اجارہ داروں سے ڈرتے ہیں۔ کیا ا?پ ان میں سے ایک ہیں؟ جو فون پر بات کرنے سے ڈرتے ہیں؟ یا اس بات سے کہ اجارہ دار ا?پ کے علاقہ میں داخل ہونے اور آپ کو کچلنے کے لیے حکومت کے ساتھ ملی بھگت کریں گے؟ کیا آپ انکم ٹیکس، سی بی ا?ئی یا ای ڈی کے چھاپوں کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنا کاروبار انھیں فروخت کرنے کے لیے مجبور کریں گے؟ کیا آپ کو ڈر ہے کہ جب آپ کو سب سے زیادہ ضرورت ہو، تب وہ ا?پ کو پائی پائی کا محتاج کر دیں گے؟ یا وہ آپ کو پھنسانے کے لیے اچانک ہی اصول میں تبدیلی کر دیں گے؟

آپ جانتے ہیں کہ ان خاندانی گروپوں کو 'تجارت' کا نام دینا غلط ہے۔ ان کے ساتھ مقابلہ کرنا کسی کمپنی کے ساتھ مقابلہ نہیں ہے، یہ حکومت کی مشینری کے خلاف جنگ ہے۔ ان کی اصل صلاحیت مصنوعات، صارفین یا نظریات میں نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کے حکومتی اداروں، ریگولیٹری اور نگرانی پر کنٹرول رکھنے کی ہے۔ ا?پ کے برعکس یہ گروپ کنٹرول کرتے ہیں کہ ہندوستانی کیا پڑھتے ہیں، دیکھتے ہیں، سوچتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ آج کامیابی کا تعین بازار میں کارکردگی پر نہیں بلکہ اقتدار سے تعلقات پر منحصر ہیں۔

'میچ فکسنگ' کرنے والے اجارہ دار گروپوں کے برعکس چھوٹے کاروبار سے لے کر بڑے کارپوریشنوں تک کئی حیرت انگیز اور ایماندار ہندوستانی کاروبار ہیں، لیکن ا?پ خاموش ہیں اور ایک استحصالی نظام کو برداشت کر رہے ہیں۔ اگر ہم پیوش بنسل کا ہی مثال لیں تو، جو بغیر کسی سیاسی رشتہ والے، پہلی نسل کے صنعت کار ہیں، جنھوں نے صرف 22 سال کی عمر میں کاروبار شروع کیا تھا۔ انھوں نے 2010 میں لینس کارٹ کی بنیاد شراکت داری کے ساتھ ڈالی، جس نے چشمہ کے شعبہ کو ہندوستان میں نئی پہچان دی۔ ا?ج لینس کارٹ پورے ہندوستان میں ہزاروں لوگوں کو روزگار دیتا ہے۔ پھر، ہمارے سامنے فقیر چند کوہلی کی مثال ا?تی ہے، جنھوں نے ایک منیجر کی شکل میں 1970 کی دہائی میں ٹاٹا کنسلٹنسی سروسز کی بنیاد ڈالی۔ یہ خوف پر ا?رزوو?ں کی جیت تھی، اور ا?ئی بی ایم اور ایکسنچر جیسی مشہور کمپنیوں کو ان کے اپنے شعبہ میں چیلنج پیش کرنے کی ہمت تھی۔ ٹی سی ایس اور دیگر شہرت یافتہ کمپنیوں نے عالمی ا?ئی ٹی سروسز کو ایک بوٹیک صنعت سے ایک صنعتی پاور ہاو?س میں بدل دیا۔ میں پیوش بنسل یا ا?نجہانی ایف سی کوہلی کو ذاتی طور سے نہیں جانتا۔ ان کی سیاسی ترجیحات میری پسند سے الگ ہو سکتی ہیں، لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ نوجوان نسل سے ٹائنور، انموبی، مانیہ وَر، زومیٹو، فریکٹل اینالیٹکس، اراکو کافی، ٹریڈنس، اما گی، ا?ئی ڈی فوڈس، فون پے، موگلکس، سُلا وائن، جس پے، جیرودھا، ویریٹاس، ا?کسیزو اور اپوینڈس جیسی کمپنیاں، اور پرانی نسل سے ایل اینڈ ٹی، ہلدی رام، اروند ا?ئی ہاسپٹل، انڈیگو، ایشین پینٹس، ایچ ڈی ایف سی گروپ، بجاج ا?ٹو اور بجاج فائنانس، سِپلا، مہندرا ا?ٹو اور ٹائٹن، کچھ ایسی گھریلو کمپنیوں کی مثالیں ہیں جنھوں نے تحقیق (ریسرچ) کی ہے اور اصولوں کے مطابق کام کرنا منتخب کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میں نے سینکڑوں مزید کمپنیوں کو چھوڑ دیا ہے جو ان پیمانوں میں فِٹ بیٹھتے ہیں، لیکن آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

میری سیاست ہمیشہ کمزور اور بے زبان لوگوں کی حفاظت کرنے کی رہی ہے۔ قطار میں کھڑے ا?خری شخص کی حفاظت کرنے اور اس کو سہارا دینے کے بارے میں مہاتما گاندھی کے کہے گئے الفاظ ہی میری ترغیب ہیں۔ مجھے منریگا اور کھانے کے حقوق کی حمایت کرنے اور حصول اراضی بل کی مخالفت کرنے کی ترغیب اسی سے ملی۔ میں قبائلیوں کے مشہور نیمگری سے متعلق جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں نے تین سیاہ زرعی قوانین کے خلاف اپنے کسانوں کی جدوجہد میں ان کی حمایت دی۔ میں نے منی پور کے لوگوں کے دل کا درد سنا۔

آج، جب میں آپ کو لکھ رہا ہوں تو مجھے احساس ہوا کہ میں گاندھی جی کے الفاظ کی پوری گہرائی سے چوک گیا ہوں۔ میں یہ سمجھنے میں ناکام رہا کہ 'قطار' ایک علامت ہے۔ درحقیقت کئی الگ الگ قطاریں ہیں۔ کاروبار کی جس قطار میں آپ کھڑے ہیں، اس میں آپ ہی استحصال زدہ، محروم ہیں۔ اور اس لیے میری سیاست کا ہدف اب آپ کو وہ سب دلانا ہے جس سے آپ کو محروم کیا گیا ہے... غیر جانبدارانہ اور یکساں مواقع۔

کاروباری نظام میں بے نامی فارمولوں کی حمایت تو دور کی بات ہے، حکومت کو دوسروں کی قیمت پر بس ایک کاروبار کی حمایت کرنے کی اجازت تک نہیں دی جا سکتی۔ سرکاری ایجنسیاں کاروباروں پر حملہ کرنے اور ڈرانے دھمکانے کے اسلحے نہیں ہیں۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو خوف اور دباو? ا?پ پر بنایا گیا ہے وہ بڑے سرمایہ داروں پر منتقل کر دیا جائے۔ وہ برے لوگ نہیں ہیں، وہ ہمارے سماجی اور سیاسی منظرنامہ کی خامیوں کا نتیجہ ہیں۔ انھیں بھی جگہ ملنی چاہیے، جیسے کہ ا?پ کو بھی۔

یہ ملک ہم سبھی کے لیے ہے۔ ہمارے بینکوں کو سب سے بڑے 100 بااثر قرض داروں اور ان کے این پی اے کے تئیں اپنی محبت کو چھوڑ کر منافع بخش قرض دینے اور غیر جانبدار کاروبار کو حمایت دینے والے طریقوں کی تلاش کرنی چاہیے۔ ا?خر میں، ہمیں سیاسی رویہ کو تشکیل دینے میں سماجی دباو? اور مزاحمت کی طاقت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔ مسیحاو?ں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ا?پ خود وہ تبدیلی ہیں جو سبھی کے لیے دولت اور روزگار پیدا کریں گے۔ میرا ماننا ہے کہ ترقی پذیر ہندوستانی کاروبار کے لیے نئی ڈیل ایک ایسی سوچ ہے جس کا وقت ا?گیا ہے۔

(مضمون نگار لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف ہیں)

وقف قانون میں ترمیم کی جلدی کیوں؟

تحریر-----------------------------افروز عالم ساحل

افروز عالم ساحل

بی جے پی کی مسلمانوں سے 'بے پناہ محبت' سب پر عیاں ہے۔ مودی حکومت میں حکمران جماعت نے اس کمیونٹی پر خاص توجہ مرکوز رکھی ہے۔ مسلمانوں کے ذاتی اور دیگر قوانین میں اصلاحات کے لیے کوششوں میں کئی اقدامات کیے گئے، جیسے کہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے)، یکساں سول کوڈ، مسلم خواتین (شادی کے حقوق کا تحفظ) قانون یعنی تین طلاق قانون اور اب وقف (ترمیمی) بل میں جلد بازی۔

بی جے پی 'بدنصیب' ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کے جتنے بھی مبینہ 'جہاد' کی بات کرتی ہے، ان میں 'لینڈ جہاد' بھی شامل ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان سب معاملات پر وزیر داخلہ امت شاہ، یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا شرما جیسے رہنما بھی مہر ثبت کرتے رہتے ہیں۔

8 اگست کو لوک سبھا میں وقف (ترمیمی) بل پیش کرتے ہوئے اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو نے ایک ایسی کہانی سنائی جو حالیہ دنوں میں کافی وائرل ہوئی تھی۔ 2022 میں تمل ناڈو کے ترچی ضلع کے تھروچندورئی گاؤں کے راج گوپال جب اپنی 1.2 ایکڑ زمین بیچنے گئے، تو انہیں بتایا گیا کہ یہ زمین ان کی نہیں بلکہ تمل ناڈو وقف بورڈ کی ملکیت ہے اور پورا گاؤں وقف کی جائیداد ہے۔ اس پر کرن رجیجو نے مزید کہا کہ گاؤں میں 1500 سال پرانا ایک مندر بھی ہے۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ گاؤں ہی کو وقف کر دیا گیا ہو۔ ویسے، تمل ناڈو وقف بورڈ کی رکن اے ایس فاطمہ مظفر نے راقم الحروف کو بتایا، ''جب یہ معاملہ سامنے آیا تو تمل ناڈو وقف بورڈ نے اس گاؤں سے متعلق تمام دستاویزات حکومت اور انتظامیہ کو فراہم کر دیے۔ گاؤں کی وہ زمین وقف بورڈ کے ریکارڈ میں انعام وقف کے طور پر درج ہے۔ درحقیقت قدیم زمانے میں بادشاہ اور شہنشاہ کسی کے کام سے راضی ہو کر زمین دیتے تھے اور اسے انعام وقف کے طور پر درج کیا جاتا تھا، تاکہ اس شخص کی موت کے بعد اس جائیداد کا فائدہ معاشرے کے دوسرے لوگوں کو بھی اسے حاصل ہو سکے۔

وقف (ترمیمی) بل کے ذریعے 1995 کے وقف قانون کا نام 'یونائیٹڈ وقف ایکٹ مینجمنٹ ایمپاورمنٹ افیشنسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ (امید)' رکھا جانا ہے۔ اس پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) غور کر رہی ہے، مگر اپوزیشن کی تجاویز کو نظر انداز کیا جا رہا ہے، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت اس بل کو کسی بھی طرح منظور کروانے پر آمادہ ہے۔

پچھلے چار سے پانچ سال میں وقف بورڈ کے خلاف سوشل میڈیا، خاص طور پر واٹس ایپ فارورڈز کے ذریعے ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ یہ عام کر دیا گیا ہے کہ وقف بورڈ جس کسی بھی گھر، دکان یا زمین پر اپنا دعویٰ کر دے تو اس کے خلاف کوئی حکم نامہ حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

جبکہ دلچسپ بات یہ ہے کہ وقف بورڈ خود اپنی جائیدادوں پر غیر قانونی قبضہ کا سامنا کر رہا ہے۔ 20 جولائی 2020 کو مرکزی وقف کونسل کی آر ٹی آئی کے تحت راقم الحروف کو ملی معلومات کے مطابق ملک میں 18,259 وقف جائیدادوں اور 31,594 ایکڑ زمین پر غیر قانونی قبضہ ہے۔ کونسل کے مطابق جولائی 2020 تک 1342 املاک کے ساتھ ساتھ 31594 ایکڑ اراضی سرکاری محکموں یا ایجنسیوں کے قبضہ میں ہے۔ ان اعداد و شمار میں گجرات، تلنگانہ اور اتر پردیش کے شیعہ مرکزی وقف بورڈ کے اعداد و شمار شامل نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی کا کہنا ہے کہ یہ تاثر غلط ہے کہ وقف بورڈ کے پاس ملک میں ریلوے اور وزارت دفاع کے بعد سب سے زیادہ غیر منقولہ جائیداد ہے۔ یوٹیوب چینل پر وکیل اور رکن پارلیمنٹ کپل سبل سے گفتگو میں قریشی نے سرکاری اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا کہ صرف تمل ناڈو اور آندھرا پردیش کے مندروں کے پاس 9 لاکھ ایکڑ زمین ہے، جبکہ پورے ملک میں وقف کے پاس صرف 6 لاکھ ایکڑ جائیداد ہے۔

چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کمال فاروقی نے اسی گفتگو میں بتایا کہ انہوں نے ملک کے مختلف وقف بورڈز کا آڈٹ کیا اور ان میں بے ضابطگیوں اور بد انتظامیوں کی اطلاع دی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ان وقف بورڈز کے خلاف کارروائی سے حکومت کو کس نے روکا ہے، جبکہ زیادہ تر بورڈز کے سربراہ اور اراکین بھی حکومت ہی مقرر کرتی ہے۔

فاروقی کا کہنا ہے کہ ایمانداری کے ساتھ قانون کے تحت کارروائی کر کے مجرموں کو سزا دلائی جا سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''لیکن اس حکومت کو بدعنوانی ختم کرنے میں دلچسپی نہیں ہے۔ نئے بل کا مقصد حکومت کو وقف املاک پر قبضہ کرنے، مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ان کی بہتر فلاحی اداروں کو ختم کرنے کا اختیار دینا ہے۔'' وہ کہتے ہیں کہ اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی ہے کہ حکومت نے مسلم بچوں اور اداروں کو دی جانے والی اسکالرشپ کے بجٹ میں بڑی کٹوتی کی ہے، جو ان کی تشویش کو تقویت دیتی ہے۔

حکومت کا کہنا ہے کہ اس مجوزہ ترمیم کا مقصد وقف بورڈ کو شفاف بنانا اور خواتین کی نمائندگی کو یقینی بنانا ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کی بھلائی چاہتی ہے اور وقف املاک کو غیر قانونی قبضے سے بچانا چاہتی ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ بل مسلمانوں، خاص طور پر غریب مسلمانوں اور خواتین کی مانگ پر لایا گیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی 1995 کے وقف ایکٹ میں ترمیم کا مطالبہ نہیں کیا۔ 2010 میں جب مرکزی حکومت نے اس ایکٹ میں ترمیم کی بات کی تھی تو مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی تھی اور اس وقت حکومت نے تمام فریقین کے مشورے سے 2013 کا ترمیمی وقف ایکٹ منظور کیا۔ اس ترمیم کے مطابق، وقف بورڈ میں کم از کم دو خواتین رکن ہونا ضروری ہیں۔ اس وقت جموں و کشمیر وقف بورڈ کی چیئر پرسن ایک خاتون ہیں اور کئی ریاستوں میں خواتین وقف بورڈ کی سربراہی کر چکی ہیں یا اس کے رکن ہیں۔ دہلی میں بھی ایک خاتون وقف بورڈ کی قیادت کر چکی ہیں۔

وقف کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو کہا جاتا ہے جسے کوئی مسلمان اللہ کے نام پر یا فلاحی مقصد کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ یہ جائیداد ہمیشہ کے لیے وقف ہو جاتی ہے، اور اس کا کوئی مالک نہیں ہوتا۔ اسے خریدا یا بیچا نہیں جا سکتا۔

وقف بورڈ کے غیر مسلم رکن بھی ہو سکتے ہیں، کیونکہ اس کا قیام حکومت کرتی ہے۔ ریاستی حکومتیں بورڈز میں سرکاری اہلکار، وکلاء ، اور مختلف شعبوں کے ماہرین کو شامل کرتی ہیں۔ یہ تاثر بھی غلط ہے کہ وقف جائیدادوں سے صرف مسلمان ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، کیونکہ ان املاک پر قائم اسکول، مدرسے، کالجز، یونیورسٹیاں، یتیم خانے اور اسپتال تمام کمیونٹیز کے لوگوں کو سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ وقف بورڈ کسی غیر مسلم کی جائیداد نہیں لے سکتا۔ ہاں، وقف ایکٹ 1995 کی دفعہ 104 میں درج ہے کہ وقف کی حمایت کے لیے جو لوگ اسلام کو نہیں مانتے وہ بھی اپنی جائیداد مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ یا مقبرہ، مسلم قبرستان یا مسافر خانہ کے لیے دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ وقف بورڈ کے ذریعہ دستاویزات کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور وقف بورڈ کی اجازت کے بعد ہی وقف جائیداد کا ریونیو بورڈ میں اندراج کیا جاتا ہے۔

وقف (ترمیمی) بل 2024 کی اہم تجاویز

وقف (ترمیمی) بل 2024 میں تقریباً 40 ترامیم شامل ہیں، جن میں چند اہم ہیں:

- مرکزی وقف کونسل اور وقف بورڈز میں غیر مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز۔
- ضلع کلکٹر کو سروے کمشنر کی جگہ دینے کی تجویز تاکہ وہ وقف املاک کا سروے کر سکیں۔
- حکومتی اراضی جسے وقف کے طور پر شناخت کیا گیا ہو، وقف بورڈ کی ملکیت میں نہیں رہے گی؛ ایسی جائیداد کی ملکیت کا تعین ضلع کلکٹر کریں گے۔
- وقف ایکٹ 1995/2013 کا سیکشن 40 ختم کر دیا گیا ہے، جو وقف املاک کی قانونی حیثیت کے تعین کا اختیار دیتا تھا۔ اس تبدیلی سے ان املاک پر غیر قانونی قبضے کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔
- وقف ٹربیونل کے فیصلے کو حتمی ماننے کا اختیار ختم کر دیا گیا ہے؛ اب ہائی کورٹ میں براہ راست اپیل کی جا سکے گی۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق، اس ترمیمی بل پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں جاری بحث میں تلخی اور شدید اختلافات سامنے آئے ہیں۔ اپوزیشن کے اراکین اس بل کی آئینی حیثیت، حکومت کی نیت اور ترامیم کے عملی جواز پر سوال اٹھا رہے ہیں اور ان کی تشویش بے بنیاد نہیں ہے۔

Editorial
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اگر امریکہ نہ بدلا تو اس کو کوئی نہیں بچا سکتا

ڈونالڈ ٹرمپ آئندہ سال امریکہ کے 47 ویں صدر کی حیثیت سے حلف لیں گے۔ ان کی کامیابی کے چرچے امریکہ اور دنیا بھر میں کافی عرصے تک گونجتے رہیں گے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نہ صرف صدارتی انتخاب ہارنے کے بعد دوبارہ کامیاب ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے جس انداز میں اکثریت حاصل کی، اس نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ ڈیموکریٹس کی امیدوار کملا ہیرس کی بڑی شکست نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ مبصرین نے اس پر مختلف آراء دی ہیں، جن میں سے اکثر دو اہم نکات پر مرکوز ہیں، ایک یہ کہ ٹرمپ کو کن ووٹوں نے اتنی بڑی اکثریت سے کامیاب کیا اور دوسرا یہ کہ کیا امریکہ واقعی تبدیلی کی راہ پر گامزن ہے؟ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ٹرمپ دونوں مرتبہ امریکی خاتون امیدوار کو شکست دے کر صدر بنے ہیں۔ 2016 میں انہوں نے ہلیری کلنٹن کو شکست دی تھی اور اب 2024 میں کملا ہیرس کو ہرا کر دوبارہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔ امریکہ میں ابھی تک کوئی خاتون صدر منتخب نہیں ہو سکی، جو امریکی عوام کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ امریکہ چاہے خود کو کتنا بھی ترقی پسند ملک کہے، مگر وہاں کی حکومت کی باگڈور کسی خاتون کے ہاتھ میں نہ ہونا ایک نمایاں حقیقت ہے۔ اس کے برعکس، برصغیر جیسے ترقی پذیر ممالک یعنی ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں خواتین نے وزارتِ عظمیٰ سنبھالی ہے۔ ہندوستان میں اندرا گاندھی، پاکستان میں بے نظیر بھٹو اور بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ اور خالدہ ضیاء جیسی خواتین رہنما حکمرانی کر چکی ہیں۔ امریکہ میں خاتون صدر کا منتخب نہ ہونا وہاں کی عوام کی سوچ پر سوالیہ نشان ضرور کھڑا کرتا ہے۔ خاتون صدر کا منتخب نہ ہونا امریکی عوام کی ذہنیت ظاہر کرتا ہے اور وہاں کی قوم پرستی یعنی 'گورے اور امریکی پہلے' کی پالیسی پر بھی سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔ اگرچہ امریکہ میں دنیا بھر کے لوگ رہتے ہیں اور براک اوباما جیسی شخصیت بھی ملک کے اعلیٰ ترین سیاسی منصب تک پہنچ چکی ہے، پھر بھی اگر 'گورے اور امریکی پہلے' جیسے نظریے کی حمایت پائی جاتی ہے تو اس پر سوال کھڑے ہونا لازمی ہے۔ ان انتخابات کے نتائج میں بڑی تعداد میں نوجوانوں کی شرکت اور قوم پرستی کے نظریے کی عکاسی نے بھی ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ مہنگائی، تارکین وطن سے متعلق قوانین اور اقتصادی حالات نے جہاں ووٹروں پر اثر ڈالا، وہیں ڈیموکریٹس کی شکست میں سب سے اہم کردار فلسطین پر اسرائیلی حملے نے ادا کیا۔ اس صورتِ حال کو ٹرمپ کی کامیابی کہنا کم اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی کامیابی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اگر کسی ملک کی پالیسی سازی میں کسی مخصوص طبقے کے لوگوں کی رائے اور پیسے کا انحصار زیادہ ہو جائے تو یہ اس ملک کے مستقبل کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے ڈیموکریٹس کو ان انتخابات میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ فلسطین کے حامی ووٹروں کو امید تھی کہ ڈیموکریٹس ان کے حق میں آواز اٹھائیں گے لیکن اسرائیلی حامی یہودیوں کے مالی اثرات کے باعث ڈیموکریٹس نے خاموشی اختیار کی، جس کا جواب عوام نے انتخابی نتائج کے ذریعے دیا۔ امریکہ میں ٹرمپ کی کامیابی کی بہت سی وجوہات بتائی جا رہی ہیں لیکن خاتون صدر کا منتخب نہ ہونا، قوم پرستی میں اضافہ اور کسی ایک طبقے کے پیسے کا سیاست پر نمایاں اثر ہونے کو بھی بڑی وجوہات میں شمار کیا جا رہا ہے۔ مبصرین نے سوال اٹھایا ہے کہ ان انتخابات سے امریکہ میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا نہیں! حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کو تبدیلی کی ضرورت ہے۔ امریکہ کو ضرورت ہے کہ وہ صنفی تفریق کو ختم کرے، قوم پرستی کے عروج کو روکے اور کسی ایک طبقے کے پیسے پر انحصار کو محدود کرے۔ پوری دنیا کی نظریں امریکہ پر ہوتی ہیں، اگر امریکہ میں یہ تبدیلیاں نہ آئیں تو اس ملک کی ترقی اور اے آئی جیسے اختراعات بھی اسے مستقبل میں پیش آنے والے مسائل سے بچا نہیں سکیں گی۔

بشکریہ-----------------سید خرم رضا

Friday 15th Nov 2024
بروز جمعہ ۱۵ رنومبر ۲۰۲۴
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کشمیر کی صورت حال پر داخلہ سکریٹری کی رپورٹ جاری

سری نگر (آئی این ایس انڈیا): وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر میں دہشت گردی سے متعلق معاملات میں نمایاں کمی آئی ہے، حالانکہ عام شہریوں کی ہلاکتیں وہاں کام کرنے والی سیکورٹی فورسز اور ایجنسیوں کے لیے اب بھی تشویش کا باعث ہیں۔ مرکزی داخلہ سکریٹری گووند موہن نے پارلیمانی کمیٹی کو بتایا کہ 2019 سے دہشت گردی سے متعلق سرگرمیوں میں ستر فیصد سے زیادہ کی کمی آئی ہے۔ جہاں تک عام شہریوں کی ہلاکتوں کا تعلق ہے تو اس میں 2019 کے مقابلے میں کمی آئی ہے لیکن سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے اس سال اس گراف میں اضافہ ہوا ہے۔ شہریوں کی حفاظت حکومت کے لیے سنگین معاملہ ہے، جس پر مودی سرکار نے سکیورٹی اداروں کو کام کرنے کو کہا ہے۔ وزارت داخلہ کے حکام نے پارلیمانی پینل کو بتایا کہ 2019 میں 50 شہری مارے گئے، اس سال یہ تعداد کم ہو کر 14 پر آ گئی ہے، لیکن تشویشناک بات یہ ہے کہ یہ 2023 کے مقابلے تین گنا زیادہ ہے، جیسا کہ گزشتہ سال 5 شہری مارے گئے تھے۔ جہاں تک عام شہریوں پر حملوں کا تعلق ہے تو 2019 میں شہریوں پر 73 حملے ہوئے اور یہ تعداد اس سال یعنی 2024 تک بڑھ کر 10 ہو گئی ہے۔ وزارت داخلہ نے وژن 2047 (2024-2029) سیکشن میں کہا ہے کہ وہ محفوظ سرحدوں کے ساتھ ایک محفوظ، مربوط اور خوشحال ہندوستان چاہتی ہے اور یہ مضبوط داخلی سلامتی، مضبوط سائبر اسپیس، شفاف مجرمانہ انصاف کے نظام اور اس کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔

خوشحال سرحدوں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حکومت ہند مخالف عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے علاوہ جموں و کشمیر میں دہشت گردوں کی حمایت اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزارت داخلہ کے اعداد و شمار کے مطابق جموں و کشمیر میں 2019 میں دہشت گردی کے 286 واقعات ہوئے اور پانچ سال بعد نومبر کے پہلے ہفتے تک صرف 40 واقعات ہی ریکارڈ کیے گئے۔ جہاں تک سیکورٹی فورسز پر حملوں کا تعلق ہے، 2019 میں 96 حملے ریکارڈ کیے گئے۔ ایک سال کے بعد یہ تعداد بڑھ کر 111 ہو گئی لیکن اس کے بعد اس میں مسلسل کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ 2020 میں یہ تعداد کم ہو کر 95 رہ گئی اور 2021 میں بھی 65 حملے ریکارڈ کیے گئے۔ 2022 میں سیکیورٹی فورسز کی مسلسل کوششوں اور مختلف ایجنسیوں کی جانب سے اپنائے گئے سخت اقدامات کی وجہ سے یہ تعداد کم ہو کر 65 اور 2023 میں حملوں کی تعداد کم ہو کر 15 رہ گئی۔ اس سال اسے مزید کم کر کے 5 کر دیا گیا ہے۔

جہاں تک سیکورٹی اہلکاروں کے قتل کا تعلق ہے، وزارت داخلہ کے اعداد و شمار کے مطابق 2019 میں مختلف واقعات میں 77 سیکورٹی اہلکار شہید ہوئے، لیکن اس میں بھی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ وزارت داخلہ کے اعداد و شمار کے مطابق 2020 میں 58، 2021 میں 29، 2022 میں 26، 2023 میں 11 اور 2024 میں 7 سیکیورٹی اہلکار شہید ہوئے ہیں۔ دستی بم حملوں کے واقعات 49 سے کم ہو کر ایک واقعہ رہ گئے ہیں۔ دراندازی کی کوششیں 141 سے کم ہو کر 3 ہو گئی ہیں۔ تاہم خطرے کی گھنٹی یہ ہے کہ مختلف کارروائیوں اور مقابلوں میں مارے جانے والے دہشت گردوں کی تعداد میں بھی کمی آئی ہے۔ ایک سینئر افسر نے انکشاف کیا، 2019" میں 142 دہشت گرد مارے گئے، لیکن اس سال یہ تعداد 44 کے لگ بھگ ہے۔ یہ تشویشناک بات ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ مختلف کوششوں کے باوجود ہم انہیں ختم نہیں کر پا رہے۔

گوا: کانگریس نے کیش فار جاب گھوٹالہ کا لگایا سنگین الزام

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) گوا کانگریس نے آج ریاست کی بی جے پی حکومت پر 'کیش

فار جاب' گھوٹالہ کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس نے اس معاملے میں ریاستی حکومت سے وہائٹ پیپر جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بدھ کے روز نئی دہلی واقع کانگریس ہیڈ کوارٹر میں منعقد پریس کانفرنس کے دوران پارٹی ترجمان آلوک شرما اور گریش چوڈنکر نے بی جے پی حکومت کو زبردست انداز میں ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے گوا میں گھوٹالہ کا موازنہ مدھیہ پردیش کے ویاپم گھوٹالہ سے بھی کیا۔ آلوک شرما نے کہا کہ '2019 میں گوا اسٹاف کمیشن بنا، اس کو درکنار کر تقرریاں ہوئیں۔ پھر تمام ایکسٹینشن دیے گئے۔ یہ ویاپم کی طرح بڑا بھرتی گھوٹالہ ہے۔ اس کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ ہیں۔ یہ کیش فار جاب کا معاملہ ہے۔'' انھوں نے مطالبہ کیا کہ 2019 سے اب تک ایسی تقرریوں کے بارے میں وہائٹ پیپر جاری ہو اور ہائی کورٹ کے جج کے ذریعہ اس کی عدالتی جانچ ہو۔ آلوک شرما نے کہا کہ مہنگائی عروج پر ہے، بے روزگاری کی مار سے لوگ پریشان ہیں، ڈالر کے مقابلے روپیہ گر رہا ہے، اور یہ گونگی بہری حکومت کچھ نہیں کر رہی۔ پی ایم مودی مہاراشٹر میں مہنگائی کا 'م' بھی نہیں بول پا رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ گوا میں ایک ملازمت کا اسکینڈل سامنے آیا ہے۔ نوجوانوں کے معاملے میں پیپر لیک کا معاملہ آتا ہے، نیٹ کے پیپر لیک ہوتے ہیں۔ جاب گھوٹالہ کا معاملہ سامنے آتا ہے۔ ان سب گھوٹالوں کے کہیں نہ کہیں تار بی جے پی اور اس سے جڑے لوگوں سے ملتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ نیٹ معاملے میں کئی لوگ گرفتار ہوئے، بعد میں یہ غائب ہو گئے۔ گوا کیش فار جاب معاملے میں 2019 سے 2024 تک ملازمتوں میں سینکڑوں کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ ابھی تک 20 ایف آئی آر درج ہو چکی ہیں۔ تقریباً 19 افراد اب تک گرفتار بھی ہوئے ہیں۔ گوا میں جانچ کے نام پر لیپا پوتی کی گئی۔ آڈیو کلپ سامنے آئی جس میں لین دین کی بات کی گئی۔ گزشتہ ایک ماہ میں گوا کا ویاپم سامنے آ چکا ہے۔ الزام لگ رہا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے لوگ بی جے پی لیڈران کے رابطے میں رہے ہیں۔

کرناٹک: مسلم ریزرویشن زیر غور نہیں، وزیر اعلیٰ دفتر کی وضاحت

بنگلور (آئی این ایس انڈیا) کرناٹک حکومت نے حال ہی میں اپوزیشن جماعتوں کے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ وہ عوامی کاموں میں مسلمانوں کے لیے 4 فیصد ریزرویشن پر غور کر رہی ہے۔ جمعرات (7 نومبر) کو وزیر اعلیٰ کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک بیان میں واضح کیا گیا کہ ایسی کوئی تجویز حکومت کے سامنے نہیں ہے۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ مسلم ریزرویشن سے متعلق مطالبات مختلف اوقات میں اٹھائے گئے ہیں، لیکن فی الحال کوئی باضابطہ منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے۔ اس معاملے پر اپنا موقف واضح کرتے ہوئے ریاستی حکومت نے کہا کہ مسلم کمیونٹی کے لیے ریزرویشن کا مسلسل مطالبہ کیا جا رہا ہے، لیکن فی الحال اس سمت میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فی الحال حکومت کے پاس ایسی کوئی تجویز نہیں ہے اور نہ ہی اس پر بات ہو رہی ہے۔ اس دوران میڈیا رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ کانگریس پارٹی مسلم ٹھیکیداروں کے لیے ایک کروڑ روپے تک کے عوامی کاموں میں ریزرویشن کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس رپورٹ کے بعد کئی سیاسی جماعتوں نے اس حوالے سے سوالات اٹھائے اور یہ الزام بھی لگایا کہ حکومت اس معاملے پر خاموش ہے۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر نے ان تمام الزامات اور میڈیا رپورٹس کی مکمل تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا میں پھیلائی جانے والی یہ خبریں کسی سرکاری ذریعے کے بغیر ہیں اور ان کا حکومت کے کام کاج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حکومت نے کہا کہ وہ ایسی افواہوں پر توجہ نہیں دے گی اور اپنے کام کو مکمل شفافیت کے ساتھ انجام دے گی تاکہ ریاست میں امن برقرار رہے۔

گمراہ کن اشتہار استعمال کرنے والے کوچنگ سنٹرس کیخلاف ایکشن

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) کوچنگ سنٹرس کے ذریعہ گمراہ کن اشتہار کا استعمال کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے، لیکن اب مرکزی حکومت نے اس معاملے میں سخت رخ اختیار کیا ہے۔ گمراہ کن اشتہار معاملہ پر روک تھام کے لیے مرکز نے بدھ کے روز گائیڈ لائن جاری کر دیا ہے۔ کوچنگ اداروں کے ذریعہ 100 فیصد سلیکشن یا 100 فیصد ملازمت کی سیکورٹی جیسے جھوٹے دعووں والے اشتہارات پر روک تھام کے مقصد سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ سی سی پی اے (سنٹرل کنزیومر پروٹیکشن اتھارٹی) کے ذریعہ تیار کیے گئے حتمی گائیڈ لائن نیشنل کنزیومر ہیلپ لائن پر کئی شکایتوں کے مدنظر سامنے آئے ہیں۔ سی سی پی اے نے اب تک 54 نوٹس جاری کیے ہیں اور تقریباً 54.60 لاکھ روپے کا جرمانہ لگایا ہے۔ صارف معاملوں کی سکریٹری ندھی کھرے نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کوچنگ سنٹر قصداً طلبا سے جانکاری چھپا رہے ہیں۔ اس لیے ہم کوچنگ انڈسٹری سے منسلک لوگوں کو رہنمائی فراہم کرنے کے لیے گائیڈ لائن لے کر آئے ہیں۔ ندھی کھرے کا کہنا ہے کہ حکومت کوچنگ سنٹرس کے خلاف نہیں ہے، لیکن اشتہارات کے معیار سے صارفین کے حقوق کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ نئے گائیڈ لائن میں کوچنگ سنٹرس کو پیش کیے جانے والے نصابوں اور مدت کار، فیس اور واپسی پالیسیوں، سلیکشن شرحوں اور امتحان رینکنگ کے ساتھ ساتھ ملازمت کی سیکورٹی یا تنخواہ میں اضافہ کی گارنٹی کے بارے میں جھوٹے دعووں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ ندھی کھرے کے مطابق کئی یو پی ایس سی طلبا اپنے دم پر ابتدائی اور مینس امتحان پاس کرتے ہیں اور کوچنگ سنٹرس سے صرف انٹرویو کے لیے رہنمائی لیتے ہیں۔

نامور عالم دین مولانا سجاد نعمانی نے کیا مہاوکاس اگھاڑی کی حمایت کا اعلان

ممبئی (آئی این ایس انڈیا) مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کو لے کر کافی جوش و خروش ہے۔ سیاسی جماعتیں بھرپور طریقے سے انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ اس دوران آل انڈیا پرسنل لاء بورڈ کے ترجمان مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے مہاوکاس اگھاڑی کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ مولانا سجاد نعمانی نے کہا کہ وہ مہاوکاس اگھاڑی کے 269 امیدواروں کی حمایت کریں گے اور اپنے لوگوں سے کہیں گے کہ وہ انہیں ہی ووٹ دیں۔ سجاد نعمانی نے کہا کہ مراٹھا اور او بی سی برادری سے تعلق رکھنے والے 117 امیدواروں کو ہماری حمایت حاصل ہے۔ ہم 23 مسلم امیدواروں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے ہفتہ (9 نومبر) کو آل انڈیا علماء بورڈ نے مہاوکاس اگھاڑی کو 17 مطالبات کے ساتھ ایک خط بھیجا تھا۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں مشروط حمایت کا دعویٰ کیا ہے۔ بورڈ نے اپنے خط میں واضح کیا ہے کہ اگر مہاوکاس اگھاڑی اتحاد ان مطالبات کی حمایت کرنے کے لیے تیار ہے تو بورڈ مہاراشٹر کے آئندہ اسمبلی انتخابات میں یقینی طور پر اس کی حمایت کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی، اگر ہم بورڈ کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبات کی بات کریں، تو اس میں سب سے نمایاں اور سب سے اوپر وقف بورڈ ترمیمی بل کی مخالفت شامل ہے۔ اس کے علاوہ ملازمتوں اور تعلیم میں مسلم کمیونٹی کو 10 فیصد ریزرویشن دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ آنے والے دنوں میں مسلم کمیونٹی کے لیے خوشحالی کی راہ ہموار ہو سکے۔ مہاراشٹر کے 48 اضلاع میں مسجد، درگاہ اور قبرستان کی زمین کا سروے کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ پوری صورتحال واضح ہو سکے۔ مہاراشٹر کے وقف بورڈ کی ترقی کے لیے ایک ہزار کروڑ روپے کا فنڈ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اکرام الدین کامل ہندوستان میں طالبان حکومت کے پہلے نمائندہ مقرر

ممبئی (آئی این ایس انڈیا) طالبان حکومت نے اکرام الدین کامل کو ممبئی میں افغان مشن میں قائم مقام قونصل مقرر کیا ہے۔ طالبان کی طرف سے ہندوستان میں کسی بھی افغان مشن میں یہ پہلی تقرری ہے۔ طالبان کے زیر کنٹرول باختر نیوز ایجنسی نے نامعلوم ذرائع کے حوالے سے یہ خبر دی۔ تاہم، ہندوستان کی جانب سے اس تقرری پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اکرام الدین کامل اس وقت ممبئی میں ہیں، جہاں وہ امارت اسلامیہ کی نمائندگی کرنے والے سفارت کار کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ میڈیا آؤٹ لیٹ نے کہا کہ یہ تقرری کابل کی ہندوستان کے ساتھ سفارتی تعلقات کو مضبوط بنانے اور بیرون ملک اپنی موجودگی بڑھانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ کامل نے بین الاقوامی قانون میں پی ایچ ڈی کی ہے اور اس سے قبل وزارت خارجہ میں سیکورٹی تعاون اور سرحدی امور کے شعبہ میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہندوستان میں قونصلر خدمات کو سہولت فراہم کریں گے اور افغانستان کے مفادات کی نمائندگی کریں گے۔ کامل کی تقرری افغانستان کے لیے وزارت خارجہ کے سربراہ کی کابل میں طالبان کے قائم مقام وزیر دفاع ملا محمد یعقوب کے ساتھ بات چیت کے چند دن بعد ہوئی ہے۔ طالبان کے سیاسی امور کے نائب وزیر خارجہ شیر محمد عباس ستانکزئی نے بھی کامل کی تقرری کے بارے میں سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مئی میں ہندوستان میں سب سے سینئر افغان سفارت کار ذکیہ وردک نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ وہ دبئی سے 18.6 کروڑ روپے مالیت کا 25 کلو سونا اسمگل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ممبئی ایئرپورٹ پر پکڑا گیا تھا۔ اس کے بعد نئی دہلی میں سفارت خانے میں کام کرنے والے افغان سفارت کار ہندوستان چھوڑ چکے تھے۔ تاہم، ذرائع نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک بڑی افغان کمیونٹی رہتی ہے، جسے قونصلر خدمات کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہندوستان میں افغان شہریوں کی مؤثر طریقے سے خدمت کرنے کے لیے مزید عملے کی ضرورت ہے۔ کامل ایک نوجوان افغان طالب علم ہیں جو وزارت خارجہ سے واقف ہیں، جنہوں نے وزارت خارجہ کے اسکالرشپ پر جنوبی ایشیا کی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی تکمیل کے دوران سات سال تک ہندوستان میں تعلیم حاصل کی ہے۔ ذرائع کے مطابق کامل نے افغان قونصلیٹ میں بطور سفارت کار کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ پیشرفت ہندوستانی وفد کے کابل کے دورے کے چند دن بعد ہوئی ہے، جس میں اس نے افغانستان کے عبوری وزیر دفاع ملا محمد یعقوب سے ملاقات کی اور افغان کاروباری گروپوں کو ایران میں چابہار بندرگاہ کے استعمال کی پیشکش کی، ساتھ ہی کابل کو مزید انسانی امداد فراہم کرنے کے بارے میں بھی بات چیت کی۔

نازیبا تبصرہ کیس: اداکارہ وایم پی کنگنا رناوت کو خصوصی عدالت کا نوٹس

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) کسان تحریک کے دوران بیان بازی اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کے بارے میں نازیبا تبصرہ کرنے کے معاملہ میں بی جے پی رکن پارلیمنٹ کنگنا رناوت مشکلوں میں پھنستی نظر آ رہی ہیں۔ آگرہ کی عدالت نے انہیں اپنا موقف پیش کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا ہے۔ کنگنا کیخلاف وکیل رماشنکر شرما نے خصوصی ایم پی-ایم ایل اے عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا، جس کی سماعت منگل کو ہوئی۔ مدعی وکیل رماشنکر شرما کی طرف سے وکیلوں کی بحث سننے کے بعد خصوصی عدالت کے جج انوج کمار سنگھ نے کنگنا رانوت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے انہیں اپنا موقع پیش کرنے کے لیے 28 نومبر تک کا وقت دیا ہے۔ وکیل رماشنکر شرما نے 11 ستمبر 2024 کو خصوصی عدالت، ایم اپی - ایم ایل اے کے سامنے ایک درخواست دی تھی۔ اس میں الزام لگایا تھا کہ 26 اگست 2024 کو کنگنا رانوت کے ذریعہ دہلی بارڈر پر دھرنا پر بیٹھے کسانوں کے لیے نازیبا تبصرہ کیا گیا۔ اس درخواست میں بابائے قوم مہاتما گاندھی کے سلسلے میں بھی توہین آمیز باتیں کہنے کا کنگنا پر الزام لگایا گیا تھا اور ان بیانات کو پورے ملک کے عوام کی توہین بتاتے ہوئے مقدمہ درج کر کے کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وکیل رماشنکر شرما کا کہنا ہے کہ کسان ملک کے انّ داتا ہیں۔ انہیں قاتل اور عصمت دری کرنے والا بتانے والی بی جے پی رکن پارلیمنٹ اور اداکارہ کنگنا رانوت پر ملک سے غداری کا مقدمہ چلنا چاہیے۔ نیز انہوں نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کا بھی مذاق اڑایا جو پورے ملک کی توہین ہے۔ شرما نے کہا کہ میں بھی ایک کسان کنبہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ کنگنا رانوت نے لاکھوں کروڑوں کسانوں کی توہین کی ہے، جس سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

سائنس اور ٹکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مشہور 'بوس آئن اسٹائن' کی شماریات کی صد سالہ تقریبات کا ورچول وسیلے سے افتتاح کیا

نئی دہلی (نمائندہ) ہندوستان کی سائنسی برادری کے لیے ایک اہم سنگ میل میں، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی؛ ارضیاتی سائنسز اور وزیر مملکت برائے پی ایم او، محکمہ جوہری توانائی، خلائی محکمہ، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج "بوس-آئن اسٹائن" کے شماریات کی صد سالہ تقریبات کا ورچول وسیلے سے "ایس این بوس نیشنل سینٹر فار بیسک سائنسز" میں افتتاح کیا۔ ہندوستانی ماہر طبیعیات ستیندر ناتھ بوس کے تعاون کا احترام کرتے ہوئے، وزیر نے کوانٹم میکانکس میں بوس کے اہم کردار پر زور دیا اور کوانٹم تحقیق میں ہندوستان کی پیش رفت پر روشنی ڈالی، جو ٹیکنالوجی اور اقتصادی ترقی کے مستقبل کو تشکیل دینے کے لیے تیار ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ڈیپارٹمنٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (ڈی ایس ٹی) کے تحت ایس این بوس سنٹر کی صد سالہ تقریبات کے ایک حصے کے طور پر بین الاقوامی کانفرنسوں اور آؤٹ ریچ پروگراموں کیا یک سلسلے کی میزبانی کے لیے تعریف کی۔ یہ آخری کانفرنس کوانٹم انفارمیشن اور کوانٹم سائنس پر پہلے ہونے والے واقعات کے بعد کنڈینسڈ میٹر فزکس میں بوس کی شماریات پر مرکوز ہے۔ وزیر موصوف نے بوس کے کام پر مبنی دریافتوں کے لیے نوبل انعامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ " کوانٹم میکینکس میں بوس کی انقلابی شراکتوں نے طبیعیات کی دنیا کے بارے میں ہماری سمجھ کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا اور متعدد سائنسی کامیابیوں کی راہ ہموار کی"۔ وزیر موصوف نے اس سال کے جشن میں شرکاء ◻ کے انوکھے امتزاج کو نوٹ کیا، جس میں معروف عالمی اداروں کے ممتاز سائنسدان اور دنیا بھر سے ایوارڈ یافتہ طبیعیات دان شامل ہیں۔

پرنسٹن، ہارورڈ، آکسفورڈ اور دیگر باوقار اداروں کے نوبل انعام یافتہ اور ماہرین مقررین میں شامل ہیں، جو جدید تحقیق میں ہندوستان کے مضبوط بین الاقوامی تعاون کو ظاہر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے حال ہی میں شروع کیے گئے نیشنل کوانٹم مشن (این کیو ایم) پر بھی روشنی ڈالی، جس کا مقصد ہندوستان کو کوانٹم ٹیکنالوجی میں سب سے آگے رکھنا ہے۔

مرکزی کابینہ کی طرف سے منظور شدہ، یہ مشن کوانٹم کمپیوٹنگ، کوانٹم کمیونیکیشن، اور کوانٹم مواد سمیت اہم شعبوں میں تحقیق اور ترقی کو آگے بڑھائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "قومی کوانٹم مشن وزیر اعظم مودی کے 2047 تک ایک 'آتمانر بھر بھارت' اور ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن سے ہم آہنگ ہے، جس سے ایسی کامیابیاں ملیں گی جو کوانٹم سے چلنے والی دنیا میں اقتصادی ترقی، اختراعات اور روزگار کی تخلیق کو آگے بڑھائیں گی"۔

چار موضوعاتی مرکزوں کے ساتھ، این کیو ایم 43 اداروں کو اکٹھا کرتا ہے، جن میں کوانٹم سائنس میں ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایس این بوس سینٹر شامل ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح بوس کی وراثت تکنیکی اختراعات کو متاثر کرتی ہے اور ہندوستان کے "دوسرے کوانٹم انقلاب" میں مرکزی کردار ادا کرے گی، جو کوانٹم ریسرچ اور ایپلی کیشنز میں عالمی رہنما بننے کی ملک کی کوششوں کو آگے بڑھا رہی ہے۔ وزیر موصوف نے کانفرنس اور اس کے شرکاء ◻ کے لیے حمایت کے پیغام کے ساتھ اس امید کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بات ختم کی کہ یہ تقریب ہندوستان کے بین الاقوامی سائنسی نیٹ ورکس کو مضبوط کرے گی اور کوانٹم ٹیکنالوجی میں ملک کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا وضاحتی بیان

نئی دہلی (نمائندہ) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو افسوس ہے کہ بعض ٹی وی چینلوں کی طرف سے یہ بے بنیاد خبر پھیلائی جا رہی ہے کہ بورڈ کے ایک معزز سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے بہار کے وزیر اعلیٰ شری نتیش کمار کو دھمکی دی ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک وضاحتی بیان میں کہا کہ ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ انتخابی سیاست سے دور رہتا ہے۔ وہ نہ کسی سیاسی پارٹی کی تائید کرتا ہے اور نہ کسی کی مخالفت۔ اس نے ہمیشہ خود کو انتخابی سیاست سے دور ہی رکھا ہے۔ البتہ بورڈ یہ ضرور چاہتا ہے ملک کے اقتدار پر وہ پارٹی یا پارٹیاں ہی فائز ہوں جو ملک کے آ? ئین کی پاسدار ہوں اور جو سیکولرازم و حقیقی جمہوریت پر یقین رکھتی ہوں۔ جو اپنے انتخابی فائدہ کے لئے نفرت و بغض و عناد کی بنیاد پر سماج کو بانٹنے اور تقسیم کرنے پر یقین نہ رکھتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں بورڈ کے ایک ذمہ دار نے دہلی کے ایک اجلاس میں اپنی تقریر میں شری نتیش کمار جی کے بارے میں جو کہا اس کو بعض میڈیا چینلز نے توڑ مروڑ کر اور غلط انداز میں پیش کیا۔ نتیش جی کا ماضی میں اقلیتوں کے تئیں جو مشفقانہ رویہ رہا ہے اس کے تحت بورڈ کو پوری امید ہے کہ وہ اور ان کی پارٹی وقف بل پر مسلمانوں کی جائز شکایات کا ضرور خیال رکھیں گی کیونکہ یہ بل واضح طور پر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور وقف املاک کو ہڑپنے کے لئے لایا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ نتیش کمار جی اور شری چندرا بابو نائیڈو اس بل کی مخالفت کر کے اپنی اقلیتی دوستی، سیکولرازم اور دستور کی پاسداری کا بھرپور لحاظ رکھیں گے۔

آرسی اے کے طالب علم نے یوپی ایس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی

علی گڑھ (نمائندہ) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریزیڈنشیل کوچنگ اکیڈمی (آرسی اے) کے طالب علم ابوشارق شمشاد خاں کو وزارت تجارت و صنعت، حکومت ہند کے کنٹرولر جنرل آف پیٹنٹس، ڈیزائن اینڈ ٹریڈ مارکس کے دفتر میں ایگزامینر آف پیٹنٹس اینڈ ڈیزائنس کے عہدے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ امتحان یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) نے کرایا تھا۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون اور رجسٹرار مسٹر محمد عمران آئی پی ایس نے مسٹر خان کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ پروفیسر صغیر احمد انصاری، ڈائریکٹر، آرسی اے نے بھی انہیں مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کامیابی سے اکیڈمی کے دیگر طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ شنائیڈر الیکٹرک انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بی ٹیک / بی ای سال آخر کے تین طلبہ کو انٹرن شپ کے لئے منتخب کیا ہے۔ انٹرن شپ مکمل ہونے پر کمپنی نے انھیں سالانہ بارہ لاکھ روپے کے پیکیج پر کل وقتی ملازمت کی پیشکش کی ہے۔

'یوم اردو اور یوم تعلیم کی تقریبات ہمارے لئے باعث فخر' اردو زبان کے اخبار ورسائل خرید کر پڑھیں! مہتاب خان

سہارنپور (نمائندہ) گزشتہ شب نیشنل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام علامہ محمد اقبال رحم ?اللہ علیہ کے یوم پیدائش "یوم اردو" اور ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش یعنی "یوم تعلیم" کے مبارک موقع پر *جشن اردو جشن تعلیم* کے عنوان سے ایک شاندار محفل مشاعرہ آراستہ کی گ ء نیشنل مسلم اکیڈمی کے وسیع ہال میں بڑے کروفر کے ساتھ یہ انعقاد ہوا جس میں شہر سہارنپور کے اساتذہ کرام شعرا حضرات معززین اور مقررین نیز معزز سامعین نے خاصی تعداد میں شرکت کی مشاعرے کی صدارت کرتے ہوئے سابق ڈی جی سی مہتاب علی خان نے کہا کہ یوم اردو اور یوم تعلیم ہمارے لئے یوم احتساب ہے ہمیں اس بات پر غور و فکر کرنی چاہئے کہ ہم اردو کے لئے کس قدر سنجیدہ ہیں کیا ہمارے شادی کارڈ اردو میں ہے کیا ہمارے گھر یا آفس میں اردو کے اخبارات آتے ہیں اور کیا ہمارے بچے اردو کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں کیا ہمارے اسکول یا تعلیمی اداروں میں اردو لازمی ہے اگر ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اور اگر نہیں ہے تو ہم اردو کے لیے اس طرح کے سیمینار اور مشاعرے کرانے تک ہی محدود رہیں گے ہمیں اج سے یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم اردو کے اخبارات و رسائل خرید کر پڑھیں گے نیز اپنے بچوں کی تعلیم خواہ ابتدائی تعلیم ہی سہی اردو ضرور پڑھائیں گے پروگرام کنوینز امجد علی خان نے کہا ہم شہر کے تمام تعلیمی اداروں کی جانب سے تمام شعراء ◻ کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ قومی گیت یا نعت اگر کہیں تو وہ تحریری طور پر ہم تک پہنچائیں ہم بہت جلد بچوں کا نعتیہ اور غزل و نظم پروگرام کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں بچے شہر کے معزز شعراء ◻ کے کلام کو پڑھیں گے اور اپنی کارکردگی پیش کریں گے اس سے بچوں میں اردو زبان اور شاعری کے لیے ذوق و شوق پیدا ہوگا پروگرام کے معاون کنوینز اسجد علی خان نے نیشنل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے اغراض و مقاصد اور دستور العمل پیش کیا انہوں نے کہا کہ ہماری تنظیم غریب بچوں کے لیے بے حد سستی تعلیم کا انتظام کرتی ہے نیز جو بچے امتحانات میں اول اتے ہیں انہیں بہت جلد مستقل طور پر انعامات سے نوازنے کا کام کیا جائے گا تاکہ بچوں میں تعلیم کے لیے جذبہ پیدا ہو اور ذوق و شوق کے ساتھ اعلی تعلیم کی طرف گامزن ہوں پروگرام میں سہارنپور کے نمائندہ شاعر خرم سلطان نے کہا کہ شاعری ہمارے جذبات و احساسات کے اظہار کا وسیلہ ہے اج ہماری شاعری لب و رخسار گل و بلبل اور عشق کے روایتی انداز کو ملحوظ رکھتے ہوئے جدید مسائل اور ان مسائل کے حل کو بیان کرنے کا وسیلہ ہے کوشش یہ ہے کہ نئی نسل اردو کے تابناک ماضی کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے حال کو سنوارے اور اردو رسم الخط کو ضروری سمجھتے ہوئے اس زبان کی حفاظت کرے تاکہ اردو کا مستقبل روشن ہو پروگرام میں بطور مہمانانِ خصوصی ریاض سعودی عرب سے تشریف لائے صاحب دیوان شاعر سہیل اقبال اور سینئر سیاسی لیڈر مہتاب علی رہے اس موقع پر تمام شعراء نے علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد اور اردو زبان کے تعلق سے اپنے خیالات کو منظوم شکل میں سامعین حضرات کی خدمت میں پیش کیا یہ پروگرام سہارن پور کی تاریخ کا ایک یادگار پروگرام ہوا جو اپنے طے شدہ وقت نو بجے شروع ہو کر شب ساڑھے بارہ بجے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا متعدد شعراء ◻ کو سامعین حضرات نے بار بار سنا اور داد و تحسین سے پورا ہال گونجتا ہی رہا پروگرام سلمان تھانوی خواجہ افنان محبوب علی اخلاق احمد ڈاکٹر نوشاد انتظار علی مسرور ملک ایڈوکیٹ شبّر خان غیور عالم راشد احمد محمد احمد خان راؤ سرور روشن علی شکیل احمد محمد عمران وغیرہ معززین کی موجودگی میں مزید باوقار ہوا سہارن پور کے ترقی پسند شاعر خرم سلطان نے پروگرام کے نظامت نہایت ہی خوبصورت اور جدید انداز میں کی جسکی وجہ سے پروگرام اخر تک دلچسپ رہا پروگرام کا اغاز صاحب دیوان شاعر فیاض ندیم کی نعت پاک سے ہوا پروگرام کی شمع سہیل اقبال دانش کمال اور چودھری افنان نے روشن کی جن شعراء کو بار بار سنا گیا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ایم آئی سی ای کی سہولیات کو ہندوستان کے مزید شہروں تک پھیلایا جائے گا: گوئل

پیوش گوئل نے 14 سے 27 نومبر تک بھارت منڈپم میں منعقد ہونے والے انڈیا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر (آئی آئی ٹی ایف) کے 43ویں ایڈیشن کا افتتاح کیا

نئی دہلی (نمائندہ) تجارت وصنعت کے وزیر جناب پیوش گوئل نے آج نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں بھارت بین الاقوامی تجارتی میلے (آئی آئی ٹی ایف) کے 43ویں ایڈیشن کا افتتاح کیا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں وزیر موصوف نے کہا کہ حکومت انڈین ٹریڈ پروموشن آرگنائزیشن (آئی ٹی پی او) کو ایک عالمی معیار کی ایجنسی میں تبدیل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے جو صنعت اور ویلیو چین کا احاطہ کرے تاکہ دنیا میں بھارت کو بہترین ایم آئی سی ای ڈیسٹی نیشن کے طور پر دیکھا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت بنگلور، ممبئی، چنئی، لکھنؤ، وارانسی اور نوئیڈا جیسے شہروں میں ان سہولتوں کی توسیع کرنے پر غور کر رہی ہے۔ وزیر موصوف نے وزیراعظم جناب نریندر مودی کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومت کا ہر فیصلہ ''وکست بھارت'' کے مقصد کے تحت ہوگا، اور انہوں نے آئی آئی ٹی ایف کے موضوع کو ''وکست بھارت 2047'' پر مبنی دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ ڈیجیٹل لین دین کے استعمال کو تمام تجارتی میلوں میں بڑھانے پر زور دیتے ہوئے جناب پیوش گوئل نے کہا کہ حکومت ان میلوں کے ارد گرد کیوسکس لگانے کا منصوبہ بنا رہی ہے تاکہ لین دین کو تیز تر بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت ان صنعتوں کے ساتھ آمدنی کی شراکت داری کے ماڈلز پر بھی غور کر رہی ہے جو بھارت بین الاقوامی تجارتی میلے اور اسی طرح کے ایونٹس میں مارکیٹ کی تلاش میں ہیں۔ وزیر موصوف نے یہ بھی اجاگر کیا کہ ہمیں مقامی سطح سے عالمی سطح تک جانا ہوگا اور خریداروں اور فروخت کنندگان کی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہوگا تاکہ بین الاقوامی نمائش کنندگان کو بھارت میں لایا جا سکے تاکہ صارفین کے انتخاب کے لئے مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں ہونے والی نمائشوں کو دنیا کے لیے ایک ''ون اسٹاپ شاپ'' بننا چاہیے۔ جناب گویل نے آئی ٹی پی او کو یہ تجویز بھی دی کہ وہ ورچوئل میلوں پر غور کرے، خاص طور پر ایسی صورت میں جہاں مصنوعات کی شکل و صورت دیکھنا ضروری نہ ہو۔ وزیر موصوف نے یہ بھی امید ظاہر کی کہ بھارت دنیا بھر میں تجارتی میلوں کا انعقاد کرے گا اور غیر ملکی خریداروں کو مدعو کرے گا، تاکہ بھارت کا دائرہ کار وسیع ہو اور ترقی یافتہ ممالک میں مال و خدمات کے لیے ایک اہم مرکز بن سکے۔ انہوں نے یہ بھی توقع ظاہر کی کہ مستقبل کے میلوں میں جدیدیت ایک اہم جزو ہوگا، جن میں مخصوص پویلینز کے ذریعے اسٹارٹ اپس، ڈیجیٹل عوامی انفراسٹرکچر میں پیشرفت، مصنوعی ذہانت (اے آئی)، گرین ٹیکنالوجیز اور سائبر ٹیکنالوجی کو پیش کیا جائے گا۔ انڈیا ٹریڈ پروموشن آرگنائزیشن (آئی ٹی پی او) کے زیر اہتمام، یہ اہم ایونٹ 14 نومبر سے 27 نومبر 2024 تک منعقد ہوگا۔ یہ ایونٹ بھارت کی متحرک ثقافت، تجارت اور جدیدیت کا جشن مناتا ہے اور کاروباری افراد اور اداروں کو مواقع تلاش کرنے اور تعاون کو فروغ دینے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ اس سال کا موضوع ''وکست بھارت 2047 @'' بھارت کے اس وژن کو اجاگر کرتا ہے جس کے تحت وہ 2047 تک خود انحصار، خوشحال اور مضبوط قوم بننے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ میلہ جدت، پائیداری، شمولیت اور اچھی حکمرانی کو اقتصادی ترقی اور سماجی فلاح کے لیے اہم ستون کے طور پر اجاگر کرتا ہے۔ آئی آئی ٹی ایف 2024 بھارت کی برآمدی صلاحیت کو پیش کرنے اور اس بلند و بالا وژن کے لیے پرعزم تمام اسٹیک ہولڈرز کے درمیان معیاری مکالمے کو فروغ دینے کے لیے ایک بے مثال پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ یہ ایونٹ تقریباً 1,07,000 مربع میٹر کے رقبے پر محیط ہے، جس میں بھارت اور بیرونِ ملک سے 3,500 سے زائد نمائش کنندگان شریک ہوں گے۔ یہ ایونٹ مقامی اور بین الاقوامی تجارت کا ایک سنگم ہے، جو کاروبار سے کاروبار (بی 2 بی) اور کاروبار سے صارف (بی 2 سی) کے درمیان روابط کو فروغ دیتا ہے۔ اس ایونٹ سے روزانہ تقریباً ایک لاکھ وزیٹرز کی آمد متوقع ہے، جو اسے جنوب ایشیا کے سب سے بڑے تجارتی میلوں میں سے ایک کے طور پر اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ زیارت کنندگان 14 نومبر سے 18 نومبر 2024 تک کاروباری دنوں میں اور 19 نومبر سے 27 نومبر 2024 تک عمومی وزیٹر دنوں میں میلے کا دورہ کر سکتے ہیں۔ ٹکٹیں 55 مخصوص ڈی ایم آر سی میٹرو اسٹیشنز (سپریم کورٹ میٹرو اسٹیشن کو چھوڑ کر)، بھارت منڈپم موبائل ایپ، ڈی ایم آر سی ایپ مومنٹم 2.0، دہلی سارتھی، آئی ٹی پی او کی آفیشل ویب سائٹ (www.indiatradefair.com) ، اور ڈی ایم آر سی ویب سائٹ (www.itpo.autope.in) کے ذریعے دستیاب ہیں۔ ٹکٹ کی قیمتیں گزشتہ سال کے برابر رہیں گی، اور بزرگ شہریوں اور دیویانگ جن کو معیاری شناخت پیش کرنے پر مفت داخلہ ملے گا۔ بھارت منڈپم موبائل ایپ زیارت کنندگان کو ایک تفصیلی روٹ میپ، اسٹال کی جگہوں اور نیویگیشن کی خصوصیات فراہم کرتی ہے تاکہ وہ بغیر کسی دقت کے اپنے تجربے کا لطف اٹھا سکیں۔

وزیراعظم نے آئین ہند نہیں پڑھا، راہل گاندھی کا جوابی حملہ

ممبئی،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو ایک بار پھر وزیراعظم نریندر مودی پر حملہ کیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ میں عوامی جلسوں میں جو آئین دکھاتا ہوں، وہ خالی ہے۔ آئین نریندر مودی جی کے لیے خالی ہے، کیونکہ انھوں نے اسے کبھی نہیں پڑھا ہے۔ مہاراشٹر کے نندربار میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ آئین میں ملک کی روح اور ہندوستان کی حکمت شامل ہے۔ اس میں گوتم بدھ، برسا منڈا، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، مہاتما گاندھی اور پھولے کی سوچ موجود ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی کو میری ریلیوں میں یہ لال کتاب دکھانے پر اعتراض ہے۔ لیکن ہمیں اس کے سرخ رنگ کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے اندر جو لکھا ہے اس کی حفاظت کے لیے ہم اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ کانگریس فیصلہ سازی میں قبائلیوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کو نمائندگی فراہم کرنا چاہتی ہے۔ اس وقت فیصلہ سازی میں ان کا حصہ آٹھ فیصد قبائلی آبادی میں سے صرف ایک فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے حصول اراضی بل اور پیسا قانون لاکر آپ کے پانی، جنگلات اور زمین کی حفاظت کی تھی۔ لیکن جیسے ہی بی جے پی اقتدار میں آئی، آپ کو جنگل کا باسی کہہ کر آپ کے حقوق چھیننے لگے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ آپ کو جنگل میں رہنے والا کہتے ہیں۔ قبائلیوں اور جنگل میں رہنے والوں میں بڑا فرق ہے۔ آدیواسی کا مطلب ہے ہندوستان کے پہلے مالک۔ پانی، جنگل اور زمین ان کا پہلا حق ہے۔ لیکن بی جے پی آپ کو جنگل میں رہنے والا سمجھتی ہے اور کہتی ہے کہ آپ کا پانی، جنگل اور زمین پر کوئی حق نہیں ہے۔ برسا منڈا جی آپ کے اس حق کو بچانے کے لیے انگریزوں کے خلاف لڑے تھے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری سے یہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی کہ مہاراشٹر میں قبائلیوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کی تعداد کتنی ہے اور وسائل میں ان کا کیا حصہ ہے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ مہاراشٹر سے بڑے پروجیکٹوں کو دوسری ریاستوں میں منتقل کر کے تقریباً پانچ لاکھ نوکریاں چھین لی گئیں۔ ہماری حکومت ایسا نہیں کرے گی۔ مہاراشٹر کے لیے بنائے گئے پروجیکٹ مہاراشٹر میں ہی رہیں گے اور گجرات کے لیے بنائے گئے پروجیکٹ گجرات میں ہی رہیں گے۔ اس دوران انہوں نے مہاوکاس اگھاڑی کے منشور میں کئے گئے وعدوں کا بھی ذکر کیا۔ مہاراشٹر اسمبلی کے انتخابات 20 نومبر کو ہونے والے ہیں، تمام 288 حلقوں کے ووٹوں کی گنتی 23 نومبر کو ہوگی۔

تمام تر خواتین پر مشتمل پہلی سی آئی ایس ایف بٹالین کو ملی منظوری

نئی دہلی ،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ حکومت نے سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس (سی آئی ایس ایف) کی پہلی تمام تر خواتین پر مشتمل بٹالین کو منظوری دے دی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، امت شاہ نے کہا کہ ملک کی تعمیر کے ہر شعبے میں خواتین کی شرکت کو بڑھانے کے پی ایم مودی کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی سمت ایک مضبوط قدم میں، مودی حکومت نے سی آئی ایس ایف کی پہلی تمام تر خواتین پر مشتمل بٹالین کے قیام کو منظوری دی ہے۔ ایک ایلیٹ دستے کے طور پر پروان چڑھنے والی یہ مہیلا بٹالین ملک کے اہم بنیادی ڈھانچے جیسے ہوائی اڈوں اور میٹرو ریلوں کی حفاظت اور کمانڈوز کے طور پر وی آئی پی سیکورٹی فراہم کرنے کی ذمہ داری اٹھائے گی۔ یہ فیصلہ یقینی طور پر مزید خواتین کی ملک کی حفاظت کے اہم کام میں حصہ لینے کی امنگوں کو پورا کرے گا۔ سنٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس ان خواتین کے لیے ایک ترجیحی انتخاب رہی ہے جو سنٹرل آرمڈ پولیس فورس میں ملک کی خدمت کرنا چاہتی ہیں۔ اس وقت سی آئی ایس ایف میں خواتین کی تعداد 7 فیصد سے زیادہ ہے۔ ایک مہیلا بٹالین کا اضافہ ملک بھر میں زیادہ خواہشمند نوجوان خواتین کو سی آئی ایس ایف میں شامل ہونے اور ملک کی خدمت کرنے کی ترغیب دے گا۔ اس سے سی آئی ایس ایف میں خواتین کو ایک نئی شناخت ملے گی۔ سی آئی ایس ایف ہیڈکوارٹرز نے نئی بٹالین کے ہیڈکوارٹرز کے لیے ابتدائی بھرتی، تربیت اور مقام کے انتخاب کے لیے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ٹریننگ کو خاص طور پر ایک ایلیٹ بٹالین بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جو وی آئی پی سیکورٹی نیز ہوائی اڈوں کی سیکورٹی، دہلی میٹرو ریل کے فرائض میں کمانڈوز کے طور پر متعدد کردار ادا کرنے کے قابل ہے۔ سی آئی ایس ایف میں تمام تر خواتین پر مشتمل بٹالین بنانے کی تجویز مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ہدایت کی پیروی میں 53ویں سی آئی ایس ایف ڈے تقریب کے موقع پر شروع کی گئی تھی۔

مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بھارت میں ذیابیطس کی وبا کو روکنے کے لیے مشترکہ کوششوں پر زور دیا

نئی دہلی (نمائندہ) عالمی یوم ذیابیطس کے موقع پر، مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ، جو ایک مشہور ذیابیطس ماہر ہیں، نے بھارت میں ذیابیطس کی وبا کو روکنے کے لیے مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ذیابیطس کے شعبے کی کچھ بہترین اور سب سے نامور شخصیات، بشمول انٹرنیشنل ڈائبٹیز فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر پیٹر شوارتز، پر مشتمل حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس سال کا موضوع "بریکنگ بیریرس، برجنگ گیپس" (رکاوٹوں کو توڑنا، خلا کو ختم کرنا) اجاگر کیا۔ انہوں نے ایک متحدہ نقطہ نظر پر زور دیا تاکہ ہر شخص کو سستی اور معیاری ذیابیطس کی دیکھ بھال تک رسائی حاصل ہو سکے۔ بھارت میں لاکھوں کیسز کے ساتھ، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ ذیابیطس کا چیلنج محض علاج تک محدود نہیں ہے۔ انہوں نے صحت کی دیکھ بھال کی رسائی، آگاہی، اور علاج کی پابندی میں موجود خامیوں کی نشاندہی کی، یہ بتاتے ہوئے کہ تقریباً نصف مریض یا تو اپنی حالت سے لاعلم ہیں یا مالی یا معلوماتی رکاوٹوں کے باعث باقاعدہ علاج جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

انہوں نے اس کو ایک "نظامی خلا" (سسٹمک گیپ) قرار دیا جس پر عوامی اور نجی شعبے دونوں سے توجہ اور کارروائی کی ضرورت ہے۔ اپنے خطاب کے دوران، وزیر نے ایک تصور پیش کیا جسے انہوں نے "پی پی پی پلس پی پی پی" قرار دیا، یعنی "ملکی سطح پر عوامی-نجی شراکت داری، بین الاقوامی سطح پر عوامی-نجی شراکت داری کے ساتھ تعاون۔" انہوں نے اس ماڈل کو دو سطحی تعاون کے طور پر بیان کیا، جہاں بھارت کے عوامی اور نجی شعبے اندرون ملک صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے متحد ہوں، جبکہ بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ بھی منسلک رہیں۔ وزیر نے زور دیا کہ اس لیرڈ پارٹنرشپ ماڈل کے ذریعے بھارت صحت کی جدت کو تیز کر سکتا ہے، صحت کی دیکھ بھال تک رسائی بہتر بنا سکتا ہے، اور ذیابیطس کی دیکھ بھال کے لیے پائیدار اور قابلِ پیمائش حل پیدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس مشترکہ فریم ورک کو ایسی بڑی صحت کی دیکھ بھال کی مشکلات سے نمٹنے اور مقامی فائدے کے لیے عالمی مہارت کا فائدہ اٹھانے کی کلید قرار دیا۔

یو پی: مظاہرین طلباء کے مطالبات یوگی سرکار کو تسلیم

ایک ہی دن میں کرایا جائے گا یو پی پی سی ایس کا امتحان

لکھنؤ،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) یو پی پی سی ایس امتحان کے حوالے سے چل رہی طلباء کی تحریک نے اپنا رنگ دکھا دیا ہے۔ امتحان کے متعلق طلباء کے مطالبہ کو حکومت کے ذریعہ مان لیا گیا ہے۔ اب یو پی پی سی ایس کا امتحان پہلے کی طرح ایک دن اور ایک ہی شفٹ میں کرایا جائے گا، دو دن امتحان والا حکم واپس لے لیا گیا ہے۔ ضلعی افسر اور کمیشن کے سکریٹری نے طلباء کے درمیان آ کر لاؤڈ اسپیکر سے اس بارے میں جانکاری دی۔ ڈی ایم نے بتایا کہ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حکم پر کمیشن نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ کچھ دیر بعد اس کا نوٹس بھی جاری کر دیا جائے گا۔ دوسری جانب یوپی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ آر او/اے آر او کا امتحان منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، یہ کمیٹی امتحان کے متعلق فیصلہ لے گی۔ اس اعلان کو سننے کے بعد احتجاجی طلباء مشتعل ہو گئے اور تحریک کو جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ معاملے کو الجھانے کی کوشش ہے۔ احتجاجی طلباء کی تحریک ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ طلباء آر او/اے آر او امتحان ایک دن میں کرانے اور پی سی ایس کے ابتدائی امتحان بھی ایک دن میں کرانے سے متعلق نوٹس جاری کرنے کی مانگ پر اڑے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ تاریخ میں پہلی بار پی سی ایس اور آر او/اے آر او کے امتحانات دو روز میں کرانے کا شیڈول جاری کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے یہ امتحانات ایک ہی دن میں کرائے جاتے تھے۔ پی سی ایس کے امتحان کے لیے 5،75،154 امیدوار اور آر او/اے آر او کے امتحان کے لیے 10،76،004 امیدوار رجسٹرڈ ہیں۔ حکومت کی جانب سے 19 جون 2024 کو ایک حکم جاری کیا گیا تھا کہ ایک شفٹ میں 5 لاکھ سے زیادہ امیدوار نہ ہوں، اس سے زیادہ امیدوار ہونے پر امتحان کئی شفٹوں میں کرائی جائے۔ اب یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

بچوں کو یتیم اور خواتین کو بیوہ کرنے کے واقعات عام ہو چکے ہیں: پی ڈی پی کی سربراہ محبوبہ مفتی

سری نگر،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی سربراہ محبوبہ مفتی نے جمعرات کو سری نگر کے سنڈے مارکیٹ میں ہونے والے حالیہ گرینیڈ حملے کی شدید مذمت کی، جس میں سنبل بانڈی پورہ سے تعلق رکھنے والی تین بچوں کی ماں عابدہ کی جان چلی گئی۔ سری نگر کے ایک اسپتال میں علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے محبوبہ مفتی نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں سنبل میں عابدہ کے گھر گئی، وہ تین چھوٹے بچوں کی ماں تھی، اور ان کا بے وقت انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ پچھلے 30-35 سالوں سے ہم اسی طرح کے واقعات دیکھ رہے ہیں۔ بچوں کو یتیم اور خواتین کو بیوہ کرنے کے واقعات بہت عام ہو چکے ہیں اور میں اس وحشیانہ حملے کی واضح طور پر مذمت کرتی ہوں۔

نیشنل لبریشن کونسل پانچ سال کے لیے غیر قانونی تنظیم قرار

نئی دہلی،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) مرکزی وزارت داخلہ نے میگھالیہ کی انتہا پسند تنظیم ہائی نیوٹریپ نیشنل لبریشن کونسل اور اس سے منسلک گروپوں کو ملک کی خود مختاری اور سالمیت کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر پانچ سال کے لیے غیر قانونی تنظیم قرار دے دیا ہے۔ وزارت داخلہ نے جمعرات کو ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1967 کے سیکشن 3 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ایک این جی او قرار دیا جا رہا ہے۔

اراکین پارلیمنٹ نے سابق وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو گلہائے عقیدت پیش کیے

نئی دہلی؛ 14 نومبر (نمائندہ) مرکزی وزیر دفاع گری راج ناتھ سنگھ کی قیادت میں اراکین پارلیمنٹ نے آج ایوانِ دستور کے سنٹرل ہال میں پنڈت جواہر لال نہرو کی یوم پیدائش کے موقع پر ان کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اس موقع پر لوک سبھا کے جنرل سکریٹری جناب اُتپل کمار سنگھ اور راجیہ سبھا کے جنرل سکریٹری جناب پی سی۔ مودی نے بھی پھول چڑھائے۔ اس موقع پر پی ایم مودی نے پنڈت نہرو کو یاد کیا۔ وزیراعظم مودی نے سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ میں پنڈت نہرو کو خراج عقیدت پیش کیا۔

وکست بھارت کے تئیں وزیراعظم کے وژن میں نرمایا بھارت کے وژن کو حاصل کرنا بھی شامل ہے

نیتی آیوگ کے رکن (صحت) ڈاکٹر وی کے پال نے آج بھارت منڈپم میں 43ویں آئی آئی ٹی ایف میں وزارت صحت اور خاندانی بھبود کے ہیلتھ پویلین کا افتتاح کیا

نئی دہلی (نمائندہ) نیتی آیوگ کے رکن (صحت) ڈاکٹر وی کے پال نے آج یہاں بھارت منڈپم میں بھارت کے 43ویں بین الاقوامی تجارتی میلے (آئی آئی ٹی ایف) میں وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے ہیلتھ پویلین کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مرکزی صحت سکریٹری، محترمہ پونیا سلیلا شریواستو بھی موجود تھیں۔ اس سال کا پویلین 'ایک صحت' کے موضوع کے گرد مرکوز ہے - ایک جامع نقطہ نظر جو انسان، جانوروں، پودوں اور ماحولیاتی نظام کی صحت کے باہم مربوط ہونے پر زور دیتا ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر پال نے کہا کہ "وکست بھارت کے تئیں وزیراعظم کے وژن میں نرمایا بھارت کے وژن کو حاصل کرنا بھی شامل ہے۔" انہوں نے کہا کہ " گزشتہ دس سالوں میں صحت کی دیکھ بھال کے شعبے کو بہتر بنانے میں ایک 'نقطہ عروج' دیکھا گیا ہے، چاہے وہ ہمہ گیر صحت کوریج کے خواب کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنا ہو یا انسانی وسائل کی تعمیر یا بیماریوں سے بچاؤ کے شعبے ہوں۔" انہوں نے کہا کہ "جس رفتار سے حکومت کام کر رہی ہے وہ نہ صرف ہندوستان کو پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جی) کو حاصل کرنے کے قابل بنائے گی بلکہ ہندوستان کو صحت کے مخصوص اشاریوں جیسے متوقع عمر، بچوں کی اموات کی شرح وغیرہ" میں ترقی یافتہ ممالک کے برابر لائے گی۔ ڈاکٹر پال نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان پہلے ہی 5 کروڑ سے زیادہ لوگوں کی سکل سیل انیمیا کے لیے اسکریننگ کر چکا ہے، 8 کروڑ لوگوں کی اسکریننگ کے ہدف کو حاصل کرنے کی طرف بتدریج آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اسی طرح کی پیش رفت دیگر پروگراموں جیسے دماغی صحت، منہ کی صحت اور خاندانی منصوبہ بندی میں کی جا رہی ہے"۔ جامع صحت کی دیکھ بھال کی طرف ہندوستان کے نقطہ نظر میں تبدیلی کو اجاگر کرتے ہوئے، ڈاکٹر پال نے وژن کو حاصل کرنے کے لیے اہم اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اے بی پی ایم-جیاے وائی پہل کو حال ہی میں 70 سال اور اس سے زیادہ عمر کے تمام بزرگ شہریوں کا احاطہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہے جبکہ آیوشمان آروگیہ مندروں کا نیٹ ورک جامع بنیادی صحت کی دیکھ بھال فراہم کر رہا ہے۔ ڈاکٹر پال نے بتایا کہ ہندوستان اگلے 5 سال میں 7 بیماریوں کو ختم کر چکا ہے یا اسے ختم کرنے کے راستے پر ہے جس میں خسرہ، روبیلا، ٹریچوما، کالا زار، ٹی بی، جذام اور لمفیٹک فائلریاسس شامل ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ہندوستان بھی اگلے چند سالوں میں ملیریا کو ختم کرنے کے قریب ہو جائے گا اور بیماری کے خاتمے کے لیے ملک بھر میں جاری بنیادی ڈھانچے کی ترقی کا ذکر کیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ صحت کے شعبے نے پچھلی دہائی میں تاریخی کامیابی حاصل کی، ڈاکٹر پال نے ہر کسی کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ مختلف صحت کے پروگراموں میں ہونے والی پیشرفت کو سمجھنے کے لیے پویلین میں تجرباتی اسٹالز کا دورہ کریں۔ اس تقریب میں محترمہ آرادھنا پٹنائک، اضافی سکریٹری، وزارت صحت؛ محترمہ رولی سنگھ، ایڈیشنل۔ سکریٹری، وزارت صحت؛ وزارت صحت کے جوائنٹ سکریٹری جناب راجیو وادھون اور مرکزی وزارت صحت کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

منی پور کے 5 اضلاع میں دوبارہ افسپا کا نفاذ۔ بڑھتے ہوئے تشدد کے پیش نظر وزارت داخلہ کا نوٹیفکیشن جاری

نئی دہلی ،14 نومبر (آئی این ایس انڈیا) مرکزی حکومت نے تشدد سے متاثرہ جریبام کے ساتھ ساتھ منی پور کے چھ پولیس اسٹیشن علاقوں میں آرمڈ فورسز اسپیشل پاور ایکٹ (افسپا) کو دوبارہ نافذ کیا ہے۔ اس سلسلے میں وزارت داخلہ نے ایک نوٹیفکیشن بھی جاری کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ وہاں جاری ذات پات کے تشدد کی وجہ سے مسلسل غیر مستحکم صورتحال کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ جن پولیس تھانوں کے علاقوں میں افسپا کو دوبارہ نافذ کیا گیا ہے ان میں امپھال مغربی ضلع میں سیکمائی اور لامسانگ، امپھال مشرقی ضلع میں لامائی، جیریبام ضلع میں جیریبام، کانگ پوکپی ضلع میں لیماکھونگ اور بشنو پور ضلع میں مویرانگ شامل ہیں۔ اس سے قبل پیر کے روز منی پور کے جیری بام ضلع میں وردی پوش اور مسلح عسکریت پسندوں نے ایک پولیس اسٹیشن اور اس سے ملحقہ سی آر پی ایف کیمپ پر اندھا دھند فائرنگ کی جس کے بعد سیکورٹی فورسز کے ساتھ شدید تصادم میں گیارہ مشتبہ جنگجو مارے گئے۔ اس واقعے کے ایک دن بعد مسلح عسکریت پسندوں نے اسی ضلع سے خواتین اور بچوں سمیت چھ شہریوں کو اغوا کر لیا تھا۔ مسلح افواج کی کارروائیوں میں سہولت فراہم کرنے کے لیے افسپا کے تحت کسی علاقے یا ضلع کو ڈسٹربڈ کے طور پر مطلع کیا جاتا ہے۔ افسپا امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے پریشان کن علاقوں میں کام کرنے والی مسلح افواج کو تلاشی، گرفتاری اور فائرنگ کرنے کے وسیع اختیارات دیتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ منی پور حکومت کی جانب سے یکم اکتوبر کو ریاست میں افسپا نافذ کرنے کے بعد یہ حکم آیا ہے۔ منی پور حکومت کے احکامات کے مطابق امپھال، لامفل، سٹی، سنجمی، سیکمائی، لامسانگ، پٹسوئی، وانگوئی، پورمپت، ہینگانگ، لامائی، ایرل بنگ، لیماکھونگ، تھوبل، بشنو پور، نمبول، مویرانگ، کاکچنگ اور جیریبام کو افسپا سے باہر رکھا گیا ہے۔

Qazi Makhdoom Editor and Owner of Tamir-e-Siasat news paper print from r m printers nBarshi road beed.and published from office Nagar Parishad complex Bashir gunj beed 431122, Maharashtra.Phone 9270574444,.8999387277Email, tameerurdu@gmail.com,hinditameer@gmail.com.All legal matters will be in the court of beed court and jurisdiction.